عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۲۷ | ۲۸/رجب تا ۴/شعبان ۱۴۲۹ھ مطابق یکم تا ۷/اگست ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۲۹

مدارِ نجات
صرف محمد عربی ﷺ
کی پیروی ہے

مغربی ممالک میں قبولیتِ اسلام کا رجحان

وقت کی قدر وقیمت

قادیانیت اور ہماری ذمہ داریاں

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

گاؤں میں جمعہ

عثمان صدیقی، اسلام آباد

س:...... میں ایک سرکاری ادارے میں کام کرتا ہوں، میری پوسٹنگ تحصیل گجرخان کے ایک گاؤں کے پاس ہوئی ہے، کمپنی میں ایک چھوٹی مسجد ہے جہاں پانچ وقت کی نماز ادا کی جاتی ہے لیکن نماز جمعہ نہیں ہوتی، کیونکہ اس میں صرف کمپنی کے افراد ہوتے ہیں، اس لئے نماز جمعہ نہیں ہوتا، گاؤں پانچ کلومیٹر پر واقع ہے جس میں ضروریات زندگی کی تمام چیزیں موجود ہیں، آبادی بھی بڑی ہے، مسئلہ یہ ہے کہ اکثر گاڑی کی غیر موجودگی کی وجہ سے بہت سے افراد کی جمعہ کی نماز چھوٹ جاتی ہے، کیا ان حالات میں ہم کمپنی کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرسکتے ہیں یا نہیں؟

ج:...... آپ کی تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ گاؤں نہ شہر ہے اور نہ شہر کی فنا میں آتا ہے، اس لئے اس میں جمعہ کی نماز نہیں ہوسکتی، جن لوگوں کو گاڑی مل جائے وہ شہر جاکر جمعہ ادا کرلیا کریں اور جو لوگ نہیں جاسکتے وہ اپنی کمپنی کی مسجد میں باجماعت ظہر کی نماز ادا کیا کریں، ظہر کی نماز ادا کرنے والے جمعہ چھوڑنے کے گناہ کے مرتکب نہیں ہوں گے کیونکہ ان پر جمعہ فرض ہی نہیں ہے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

نماز مغرب کا وقت

فیصل اختر، اسلام آباد

س:...... مغرب کی نماز کا وقت کب تک ہوتا ہے؟

ج:...... احناف کے نزدیک سورج غروب ہونے کے بعد جب تک مغربی افق پر شفق ابیض یعنی سفیدی رہتی ہے مغرب کا وقت رہتا ہے، اس کو یوں بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ غروب آفتاب کے بعد ایک گھنٹہ کے اندر اندر مغرب کی نماز پڑھی جائے تو قضا نہیں کہلائے گی، مگر بلاوجہ مغرب کی نماز میں تاخیر کرنا مکروہ ہے، کیونکہ بعض ائمہ کے ہاں اس کا وقت بہت ہی قلیل ہوتا ہے۔

بُرے خیالات اور ان کا علاج

نداشاہ، کراچی

س:...... چند دنوں سے میرے ذہن میں مذہب کے متعلق بُرے خیالات آرہے ہیں؟ جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں، میرے اس مسئلے کا کیا حل ہے؟

ج:...... میری بیٹی! بُرے خیالات کا آنا بُرا نہیں ہے، البتہ بُرے خیالات لانا یا ان پر عمل کرنا بُرا ہے، اس لئے کہ غیر اختیاری خیالات پر انسان کا بس نہیں چلتا۔ نیز ان خیالات پر توجہ ہی نہ دیں، اپنے کام سے کام رکھیں انشاء اللہ یہ خود بخود ختم ہوجائیں گے۔ اس کے علاوہ بُرے خیالات کا آنا اور اس سے پریشان ہونا ایمان کی علامت ہے، کیونکہ جس دل میں ایمان نہ ہوگا، شیطان وہاں بُرے خیالات ہی کیوں لائے گا؟ اس کی مثال بالکل ایسے ہی ہے جیسے چور اسی گھر کا رخ کرتا ہے، جہاں سے اس کو مال و دولت ملنے کی امید ہو، چور کبھی فقیر اور خانہ بدوش کی جھونپڑی کا رخ اس لئے نہیں کرتا کہ وہ جانتا ہے کہ یہاں سے کچھ نہیں ملے گا، ٹھیک اسی طرح شیطان بھی اسی دل کا رخ کرتا ہے جس میں ایمان کی دولت موجود ہو اور جس خانہ دل میں ایمان وعمل نام کو بھی نہ ہو وہاں کیوں جائے گا؟ پھر جس طرح آپ بُرے خیالات سے پریشان ہیں اسی طرح حضرات صحابہ کرامؓ بھی پریشان ہوکر جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایسے خیالات آتے ہیں کہ مرنا گوارا مگر ان کو زبان پر لانا گوارا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی تو ایمان ہے کہ خیال آئیں مگر ان کو زبان پر لانا گوارا نہ ہو۔

ہفت روزہ ختمِ نبوّۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۷ ۲۸/رجب تا ۴/شعبان ۱۴۲۹ھ مطابق یکم تا ۷/اگست ۲۰۰۸ء شمارہ:۲۹

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

پرویزی حکومت اور قادیانی یرغمالی	۴	مولانا سعید احمد جلال پوری
واقعۂ معراج... قرآن وسنت کی روشنی میں (۲)	۷	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ
مغربی ممالک میں قبولیت اسلام کا رجحان	۱۰	ڈاکٹر نور حسین افضل
مدار نجات صرف محمد عربی کی پیروی ہے!	۱۳	مولانا اللہ وسایا
وقت کی قدر وقیمت!	۱۶	جناب ابو فراز
قادیانیت اور ہماری ذمہ داری	۱۹	مولانا محمد خالد ندوی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۴۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan

Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35.Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

پرویزی حکومت اور قادیانی یرغمالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

قادیانی یہودی استعمار کا عکس اور چربہ ہیں، وہ روز اول سے حکومت واقتدار کی ناک کا بال رہے ہیں، ان کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ وہ حکومت و ارباب اقتدار کو یہ باور کرائیں کہ ان کے دم قدم سے ہی ان کی حکومت واقتدار کو دوام اور بقا نصیب ہوگا، اگر ان کی سرپرستی نہ کی گئی، تو دنیا میں بھونچال آ جائے گا۔ دراصل وہ اپنی اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ ان کی مجرمانہ سرگرمیاں کسی ''بڑے'' کی چھتری کی محتاج ہیں، اگر ان کے سر سے ''بڑوں'' کا سایہ ہٹ گیا تو ان کی حقیقت واصلیت طشت ازبام ہوجائے گی۔

دوسری جانب ''مجرمانہ'' ذہنیت کے نام نہاد حکمران بھی بیرونی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے ان کی سرپرستی کو اپنی ضرورت سمجھتے رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ نام نہاد اور بے دین حکمران ہمیشہ قادیانیوں کے ہاتھوں یرغمال رہے ہیں، چنانچہ نیویارک امریکا کے ہفت روزہ پاکستان نیوز ۱۲ تا ۱۸- جون ۲۰۰۸ء کی رپورٹ پڑھئے اور اس حقیقت کا ادراک کیجئے:

''نیویارک (پاکستان نیوز) پاکستان میں پچھلے آٹھ سال میں قادیانیوں کی حکومت رہی، اس میں صیہونی قیادت اور امریکی آشیرباد سے پاکستان پر قادیانیوں کی حکومت مسلط کی گئی، جس میں ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا گیا، سب سے اہم بات پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی گئی، اس سلسلے میں ایم آئی اور آئی ایس آئی کو مختلف محاذوں پر مصروف رکھا گیا تاکہ موجودہ حالات میں ایجنسیاں اپنا کردار ادا نہ کرسکیں۔ اس سلسلے میں ذرائع کا دعویٰ ہے کہ پاکستان کے سابق وزیر اعظم شوکت عزیز، طارق عزیز، بیگم صہبا مشرف، امریکا میں پاکستان کے سفیر جنرل درانی، اور اعلیٰ قیادتیں قادیانیوں کے ساتھ رابطے میں تھیں اور یہ تمام قیادتیں اس گھناؤنی سازش میں شامل رہی ہیں، اس سلسلے میں ذرائع نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ محب وطن قیادت فوجی واعلیٰ حکام نے اس سازش کو بھانپتے ہوئے اس کا سدباب کرنے کے انتظامات کئے ہیں، یہی وجہ ہے کہ صیہونی سازش میں شامل عناصر نے مل کر ملک میں انتشار پھیلایا، یاد رہے پچھلے آٹھ سالوں میں پاکستان میں امریکا اور یورپ سمیت کسی ملک نے انویسٹمنٹ نہیں کی جبکہ پڑوسی ملک میں کلنٹن دور میں سیلیکون ویلی کا قیام عمل میں آیا اور اربوں ڈالر کی انویسٹمنٹ کی گئی، جبکہ پاکستان کو ہمیشہ خیراتی امداد اور آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی طرف سے بھاری انٹرسٹ ریٹ پر قرضے دیئے جاتے رہے ہیں، جس کی وجہ سے پاکستان بھاری قرضوں کے بوجھ تلے دب چکا ہے، خاص طور پر پچھلی حکومت کے غلط فیصلوں، ناقص حکمت عملی اور بے جا شاہانہ اخراجات کی وجہ سے ملک کا دیوالیہ نکل چکا ہے، اس سلسلے میں ذرائع کا دعویٰ ہے کہ بیگم صہبا مشرف قادیانیوں کے لئے امداد اور فنڈز اکٹھے کرنے میں پیش پیش رہی ہیں اور سٹی بینک کے سابق وائس پریذیڈنٹ جنید ربانی اور اعلیٰ فوجی اور سیاسی قیادت کے علاوہ بیوروکریٹس بھی اس تنظیم کے لئے کام کرتے رہے ہیں، جنید ربانی کے بعد اب شوکت عزیز بھی اپنے ذاتی بینک کی تیاریاں کر رہے ہیں، جبکہ ہمارے حکمران اسی بات پر خوش رہے کہ پاکستان کے زرمبادلہ اربوں میں

ہیں اور خزانہ بھرا ہوا ہے جبکہ حالات اس کے الٹ رہے ہیں، دراصل کسی بھی بینک کا وائس پریذیڈنٹ ایک طرح کا سیل ایجنٹ ہوتا ہے، جو خود بینک میں بڑے بڑے اکاؤنٹ لاتا ہے جب کہ شوکت عزیز نے وزیراعظم بننے کے بعد عرب ممالک سے اپنے ذاتی تعلقات کو وسعت دی اور وہ آج اسی بناء پر سٹی بینک میں ملازمت کرکے اپنے ذاتی بینک کی داغ بیل ڈالنے کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، جنرل مشرف اور اسرائیل کے خفیہ اور قریبی تعلقات کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ گزشتہ سال سی این این پر ایک انٹرویو کے دوران سابق اسرائیلی وزیراعظم نے صدر مشرف کو دنیا کا بہترین صدر اور ان کی درازی عمر کی دعا کی تھی اور کہا کہ وہ دعا گو ہیں کہ پرویز مشرف پاکستان کے صدر رہیں۔ لال مسجد کے سلسلہ میں بھی ایک قادیانی ٹولہ سرگرم رہا، جس کی سربراہی آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل ندیم (رشتہ میں صہبا مشرف کے بھانجے) نے کی، جبکہ مولانا عبدالعزیز چلا، چلا کر کہتے رہے کہ مسجد میں ہمارے پاس کسی قسم کے تباہ کن ہتھیار نہیں اور میڈیا کو اندر آنے کی اجازت دینے کے بارے میں کہتے رہے، جبکہ اس وقت کے فوجی ٹولے جس کے بارے میں جنرل ندیم تاج (صہبا مشرف کے بھانجے) بضد تھے کہ ان کو باہر نہ نکلنے دیا جائے اور نہ ہی میڈیا کو اندر جانے کی اجازت دی جائے۔ دراصل یہ ایک صیہونی سازش تھی جس کے تحت پاک فوج کے خلاف اسلام پسند لوگوں میں نفرت پیدا کرنا تھا۔ لال مسجد کے حادثہ کے بعد جتنے بھی خودکش حملے ہوئے جس میں ایک لیفٹیننٹ جنرل سمیت بے شمار فوجیوں پر خودکش حملے اور ہلاکتیں شامل ہیں، یہ اس سلسلے اور نفرت کا تسلسل تھا اور محب وطن خفیہ ایجنسیوں اور محب وطن قیادت نے اس سازش کو بھانپتے ہوئے درمیانی راستہ نکالا اور تمام اسلام پسند تنظیموں بشمول طالبان سے خفیہ مذاکرات کرکے ان کو یقین دہانی کروائی، یہی وجہ ہے کہ پاکستان آرمی اور طالبان میں وزیرستان اور قبائلی علاقوں میں امن پسند معاہدے ہوئے، جن کو امریکا نے ناپسند کیا، اسی سازش کو مدنظر رکھتے ہوئے بے نظیر بھٹو اور میاں نواز شریف کی وطن واپسی کا عمل ہوا، جس کی وجہ سے ملک میں پایا جانے والا خلا پُر کرنے کی کوشش کی گئی، اسی دوران جنرل کیانی کی زیر قیادت فوج نے اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ جنرل کیانی ایک خاموش لیکن شاطر قیادت سے بھرپور محب وطن جرنیل ہیں اور فوج کا کھویا ہوا وقار بحال کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں، لیکن دوسری طرف وہ جنرل مشرف کے سب سے پرانے بیج میٹ ہونے کے ناطے انہیں سیف سائڈ دے کر خاموشی سے نکالنا چاہتے ہیں، جبکہ فوج کے سابق جرنلوں کا دباؤ ان پر بڑھتا جارہا ہے کہ مشرف کا مواخذہ کیا جائے۔“

اس کے برعکس جن مسلمان حکمرانوں اور حکومتوں پر قادیانیوں کی اصلیت و حقیقت کھل گئی، ان کی ملک و ملت دشمنی نکھر کر سامنے آگئی، یا ان کے سامنے ان کا بھیانک کردار اور بدنما چہرہ عیاں ہوگیا، اور انہوں نے ان کی مجرمانہ سرگرمیوں کو بھانپ لیا تو انہوں نے نہ صرف ان کی سرپرستی نہیں کی بلکہ ان کی مجرمانہ سرگرمیوں اور اسلام دشمن سازشوں پر قدغن لگاتے ہوئے ان پر پابندی لگادی، چنانچہ انڈونیشیا حکومت نے انہی وجوہ کے تحت ان پر پابندی لگا کر ان کی بدمعاشیوں کے سامنے بند باندھ دیا، اسی ہفت روزہ کی دوسری خبر ملاحظہ ہو:

”جکارتا (پاکستان نیوز) ہزاروں افراد کی جانب سے جہاد کے اعلان کے بعد انڈونیشیا کی حکومت نے قادیانیوں کے خلاف سخت پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کیا ہے، یہاں کے مسلمانوں نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر مکمل پابندیاں عائد کرنے کا مطالبہ کیا تھا، ایک مشترکہ وزارتی سرکاری فرمان میں قادیانیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کے منافی اپنی سرگرمیاں فوری بند کریں، ابھی یہ واضح نہیں کہ اس جاری حکم کے مطابق قادیانی اپنے عقیدہ کو پھیلائے بغیر نجی طور پر اپنی عبادت میں حصہ لے سکتے ہیں یا نہیں، ہزاروں مظاہرین نے اللہ اکبر، جہاد، جہاد، جہاد کے نعرے لگائے اور کہا کہ اگر حکومت نے ان کے خلاف کارروائی نہ کی تو وہ ان کے خلاف جہاد شروع کردیں گے۔ ملک کے بڑے اسلامی گروپ کے رہنما عبدالرحمن نے کہا کہ اگر صدر نے قادیانیوں کی تنظیم نہ توڑی تو جہاد کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا، طاقت کے مظاہرے کے لئے پانچ ہزار سے زائد افراد جنہوں نے سروں پر ٹوپیاں پہن رکھی تھیں، صدارتی محل کے سامنے ٹریفک بند کرکے مظاہرہ کیا۔“

ان تفصیلات کی روشنی میں موجودہ حکومت کو بھی بیدار مغزی کا ثبوت دیتے ہوئے اس صیہونی ٹولے سے ہوشیار رہنا چاہئے اور ان کی سازشوں کے سامنے بند باندھنا چاہئے نہ یہ کہ سابقہ حکومت کی طرح ان کے ہاتھوں یرغمال ہو کر ان کے مقاصد کی تکمیل کی جائے۔ والحمدللہ اولاً و آخراً۔

درس حدیث

پینے کے آداب واحکام

خاص برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت

"حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میں تم کو خاص برتنوں سے منع کیا کرتا تھا اور برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتے (لہٰذا برتنوں کے استعمال کی اجازت ہے) اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے (لہٰذا یہ احتیاط رکھو کہ نبیذ میں ان برتنوں کی وجہ سے نشہ پیدا نہ ہوجائے)۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے منع فرمایا تو حضرات انصارؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی، انہوں نے عرض کیا کہ: ہمارے پاس اور برتن نہیں۔ فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۹)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ان برتنوں کے استعمال کی اجازت ہے اور پہلی ممانعت منسوخ ہے، مگر اس کا خیال رکھا جائے کہ مشروب میں نشہ پیدا نہ ہو۔

مشکیزوں میں نبیذ بنانے کی اجازت

"اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشکیزے میں نبیذ بنایا کرتے تھے، اس کے اوپر کے حصے کو بند لگادیا کرتے تھے، اس کے نیچے کے حصے میں ایک ٹونٹی تھی (جس سے نبیذ نکالی جاتی تھی)، ہم لوگ صبح کو کھجور پانی میں بھگودیتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شام کو نوش فرمالیتے تھے اور شام کو بھگولیتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نوش فرمالیتے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۹)

کھجور یا کشمش پانی میں بھگودی جائے تو پانی میں اس کی شیرینی آجائے، اس کو "نبیذ" کہتے ہیں اور یہ صحت وقوت کے لئے مفید ہے، صبح بھگو کر شام کو پی لی جائے یا شام کو بھگو کر صبح پی لی جائے تو اس میں نشہ پیدا نہیں ہوتا، اگر زیادہ دیر تک پڑی رہنے سے اس میں جھاگ آنے لگے تو اس کو نہ پیا جائے۔

کن غلوں سے شراب کشید کی جاتی ہے؟

"حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گیہوں سے بھی شراب بنتی ہے، جَو سے بھی شراب بنتی ہے، کھجور سے بھی شراب بنتی ہے، کشمش سے بھی شراب بنتی ہے اور شہد سے بھی شراب بنتی ہے۔ امام شعبی رحمہ اللہ نے بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ سے موقوفاً نقل کی ہے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۹)

یعنی ان تمام غلوں سے شراب کشید کی جاتی ہے، علاوہ ازیں شہد سے اور گنے کے رس سے بھی شراب تیار کی جاتی ہے، پس شراب خواہ کسی چیز سے بنائی جائے وہ حرام اور نجس ہے۔

دو چیزوں کو ملاکر نبیذ بنانا

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ: گدر کھجور اور تازہ کھجور کو ملاکر نبیذ بنائی جائے۔"

(ترمذی، ج:۲، ص:۹)

"حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ نیم پختہ اور پختہ کھجور کو ملاکر نبیذ بنائی جائے اور اس سے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

بھی منع فرمایا ہے کہ کشمش اور کھجور کو ملاکر نبیذ بنائی جائے اور مٹکوں میں نبیذ بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۹)

مٹکے میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کے بعد اجازت اوپر گزر چکی۔

نیم پختہ اور پختہ کھجور کو ملاکر نبیذ بنانے کی ممانعت کا سبب۔ واللہ اعلم۔ یہ ہے کہ دو قسموں کو ملانے سے ان میں جلدی تغیر پیدا ہونے کا اندیشہ ہے، ایسا نہ ہو کہ اس سے نشہ پیدا ہوجائے، گویا وہ تمام اسباب جن سے نشہ پیدا ہو جانے کا احتمال تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا۔

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت

"ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پینے کے لئے پانی طلب فرمایا، پس ایک شخص آپ کے لئے چاندی کے برتن میں پانی لایا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کو پھینک دیا اور فرمایا: میں نے اس کو چاندی کے برتن میں پانی لانے سے منع کیا ہے، لیکن یہ باز نہیں آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتن میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور ریشم اور دیباج کے پہننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ: یہ چیزیں ان کے لئے (یعنی کافروں کے لئے) دنیا میں، اور تمہارے لئے ہیں آخرت میں۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۱۰)

سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال کرنا حرام ہے اور یہ شخص "ذمی" تھا، اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو تادیب نہیں فرمائی، لیکن اس کے برتن کو پھینک دیا، اگر زور سے پھینکا ہو تو برتن ٹوٹ بھی سکتا ہے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان ایسی گستاخی کرے تو اس کا برتن توڑ دیا جائے، ورنہ ناراضگی کے اظہار کے لئے اس کا برتن پھینک دیا جائے۔

مراسلہ: ابوقاضی محمد

گزشتہ سے پیوستہ

واقعۂ معراج

قرآن وسنت کی روشنی میں

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

معراج جسمانی کے بعض منکرین نے اسی سورت کی اس آیت سے یعنی ''وماجعلنا الرؤیا التی اریناک الافتنۃ للناس'' سے استدلال کیا ہے کہ یہ واقعہ خواب کا تھا' چونکہ یہ آیت اسی سورت کی ہے' اس لئے اس شبہ کا لفظی جواب انشاء اللہ اسی آیت کی تفسیر میں آ جائے گا' مختصر یہ کہ اس آیت میں رؤیا سے معراج کا خواب مراد نہیں بلکہ واقعہ حدیبیہ کے متعلق حضور پُرنور ﷺ نے جو خواب دیکھا تھا وہ مراد ہے اور اگر بالفرض والتقدیر اس سے معراج ہی کا واقعہ مراد لیا جائے تو صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیت میں رؤیا سے مراد رؤیت چشم ہے خواب میں دیکھنا مراد نہیں یعنی آنحضرت ﷺ نے شب معراج میں جو دیکھا وہ چشم سر دیکھا وہ خواب نہ تھا۔

خلاصہ کلام:

یہ کہ معراج جسمانی بحالت بیداری' دلائل قطعیہ اور احادیث متواترہ اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے اسراء کا جتنا حصہ قرآن سے ثابت ہے اس کا انکار تو صریح کفر ہے اور احادیث متواترہ کا انکار بھی کفر ہے اور اجماعی امور کا انکار قریب بکفر ہے اور غیر ثابت شدہ اقوال کی آڑ لے کر نصوص صریحہ اور واضحہ میں تاویل کرنا یہ الحاد اور زندقہ ہے' ایسا شخص ظاہر میں مسلمان ہے اور درپردہ کافر ہے' امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ملحد اور زندیق منافق کے حکم میں ہے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی اسی حدیث میں ہے کہ جب حضور پُرنور ﷺ نے واپسی پر حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے سفر بیت المقدس کا واقعہ بیان کر کے یہ فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے اس رات دیکھا ہے وہ قریش سے بیان کر دوں۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آپ کا دامن پکڑ لیا اور کہا خدا کے لئے آپ یہ کیا کرتے ہیں وہ لوگ تو پہلے سے آپ کی تکذیب کرتے ہیں' مجھے خوف ہے کہ یہ واقعہ سن کر آپ ﷺ پر حملہ نہ کر بیٹھیں آنحضرت ﷺ نے جھٹکا دے کر دامن چھڑا لیا اور مجمع میں جا کر سارا واقعہ بیان کیا' پس اگر یہ واقعہ خواب کا ہوتا تو حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا اس کے بیان نہ کرنے پر اس قدر اصرار نہ کرتیں۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو یقین تھا کہ لوگ سن کر اس واقعہ کی تکذیب کریں

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

گے' معلوم ہوا کہ یہ واقعہ خواب کا نہیں' کیونکہ خواب میں اکثر عجیب وغریب واقعات دیکھے جاتے ہیں مگر کسی کو یہ فکر نہیں ہوتا کہ لوگ سن کر اس کی تکذیب کریں گے۔

آنحضرت ﷺ بجائے اس کے کہ واقعہ' معراج سے شاداں اور فرحاں ہوتے بیان کرنے سے پہلے ہی رنجیدہ اور غمگین تھے اس وجہ سے کہ کفار اس واقعہ کو خلاف عقل سمجھ کر میری تکذیب کریں گے اور میرا مذاق اڑائیں گے بظاہر باوجود اس رنجیدگی اور پریشانی کے آپ ﷺ نے یہ واقعہ سب کے سامنے اس لئے بیان کیا کہ آپ اس واقعہ کے بیان کرنے پر منجانب اللہ مامور تھے ولی کو اپنی کرامت کا چھپانا جائز ہے مگر نبی پر اپنے معجزہ اور کرامت کا اظہار فرض ہے تاکہ اس کی نبوت ورسالت ثابت ہو۔

اعتراضات اور جوابات:

اس وقت ہم منکرین معراج کے کچھ اعتراض نقل کر کے جواب دینا چاہتے ہیں تاکہ قارئین کرام ملاحدہ اور زنادقہ کے دام تزویر میں آ کر اسلام کے ایک متفق علیہ مسئلہ کا انکار نہ کریں۔

ا:...... ایک رات میں مکہ سے بیت المقدس تک اور پھر وہاں سے سات آسمانوں کا سفر طے کرنا اور صبح سے پہلے مکہ واپس آ جانا عقلاً محال ہے۔

جواب:

ایک رات میں اتنا طویل سفر طے کر لینا عقلاً کوئی محال نہیں' سرعت حرکت کی کوئی حد معین نہیں' ہوائی جہازوں کی پرواز سامنے ہے اور نہ معلوم آئندہ کس حد تک ترقی کر جائے گی۔ قرآن کریم میں ہے کہ ہوا سلیمان علیہ السلام کے لئے مسخر تھی' تخت سلیمانی کو وقت قلیل میں ایک مہینہ کی مسافت پر پہنچا دیتی تھی' ''غدوھا شھرو رواحھا شھر'' قرآن کریم سے ثابت ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص جس کو خدا تعالیٰ نے کتاب کا علم عطا فرمایا تھا' ایک پلک جھپکنے میں بلقیس کا تخت یمن سے لا کر شام میں سلیمان علیہ السلام کے سامنے رکھ دیا۔

''قال الذی عندہ علم من الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک فلما راہ مستقراً عندہ' قال ھذا من فضل ربی۔''

حضرت آدم علیہ السلام کا زندہ آسمان سے اتارا جانا قرآن کریم سے ثابت ہے اور علی ہذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء اور نزول من السماء قرآن اور حدیث اور اجماع صحابہ وتابعین سے ثابت ہے اور چودہ سو سال سے تمام علماء ربانیین کا یہی عقیدہ چلا آرہا ہے' معلوم ہوا کہ جسم عنصری کا آسمان پر جانا عقلاً ونقلاً بالاتفاق ممکن بلکہ واقع ہے اور اس زمانہ میں ہوائی جہازوں کی برق رفتاری سب کے سامنے ہے' پس جب کہ اس زمانہ میں خدا کی مخلوق کو یہ قدرت ہے کہ صدہا اور ہزارہا میل فی گھنٹہ کی رفتار کی سواری ایجاد کرسکے تو کیا خداوند عالم کو یہ قدرت نہیں کہ وہ اپنے کسی برگزیدہ کے لئے براق جیسی برق رفتاری پیدا کردے کہ جو اس کو چند گھنٹہ میں بیت المقدس کا سفر طے کرادے' معاذ اللہ! کیا خدائی قدرت یورپ کے کارخانوں کی قدرت سے بھی کم ہے؟ پس آنحضرت ﷺ کا اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر عروج اور پھر اس جسم عنصری کے ساتھ نزول ممکن ہے' اسی طرح سمجھو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع الی السماء اور اخیر زمانہ میں نزول من السماء بھی ممکن ہے اور جس طرح آنحضرت ﷺ کا یہ عروج اور یہ نزول جسمانی تھا' اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عروج الی السماء بھی جسمانی تھا اور قیامت کے قریب ان کا نزول من السماء بھی جسمانی ہوگا اور یہی تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے' لہٰذا قادیان کے کسی دہقان کا یہ کہنا کہ کسی جسم عنصری کا زندہ آسمان پر جانا اور زندہ آسمان سے اترنا محال ہے' اہل عقل کے نزدیک مجنونانہ ہذیان سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

معراج آسمانی اور مرزائے آنجہانی:

معراج کا مسئلہ اسلام میں ایک عظیم الشان مسئلہ ہے جو آیات قرآنیہ اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور آنحضرت ﷺ کے عظیم ترین معجزات اور آپ ﷺ کے دلائل نبوت اور براہین رسالت سے ہے' جس پر ایمان لانا واجب ہے اور امت محمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اسراء و معراج کی عزت و کرامت سوائے ہمارے نبی اکرم ﷺ کے کسی نبی کو یہ فضیلت حاصل نہیں' مگر مرزائے قادیان اپنی خودغرضی کی وجہ اس معجزہ سے کلام کرتا ہے اور طرح طرح سے معجزات جسمانی کے ماننے سے پہلوتہی کرتا ہے' مرزائے قادیان کو ڈر یہ ہے کہ اگر معراج جسمانی ثابت ہوجائے تو عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر جانا ثابت ہوجائے گا اور پھر جب انکار رفع الی السماء ثابت ہوجائے گا تو ان کا نزول من السماء یعنی آسمان سے اترنا بھی ثابت ہوجائے گا' کیونکہ رفع جسمانی اور نزول جسمانی دونوں ہم شکلیں ہیں' اس لئے مرزائے قادیان کبھی تو معراج جسمانی کا انکار کردیتا ہے اور کہتا ہے کہ ایک جسم عنصری کا آسمان پر جانا عقلاً ونقلاً محال ہے کوئی زندہ شخص آسمان پر جا ہی نہیں سکتا اور کبھی کہتا ہے کہ واقعۂ معراج بیداری کا واقعہ نہ تھا بلکہ ایک خواب تھا اور کبھی کہتا ہے کہ واقعۂ معراج ایک کشف تھا۔ آنحضرت ﷺ شب معراج میں مکہ سے باہر نہیں گئے' بستر پر ہی لیٹے لیٹے بیت المقدس وغیرہ کا کشف ہوگیا' چنانچہ مرزا ازالۃ الاوہام ص:۴۷ میں لکھتا ہے:

"یہ معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہ تھا' بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا' اس کشف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفی اور اجلی ہوتی ہے اور اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے انتہی۔"

ناظرین کرام! اس عبارت کو غور سے پڑھ لیں' اس میں اولاً تو معراج جسمانی کا انکار کیا اور ثانیاً اس کو ایک قسم کا کشف بنایا اور ثالثاً سرور دو عالم ﷺ کی ہمسری بلکہ برتری کا دعویٰ کیا کہ واقعۂ معراج اگر حضور پرنور ﷺ کو عمر میں ایک مرتبہ پیش آیا تو قادیان کے اس دہقان کو اس کا تجربہ ہے کہ بارہا اس کو اس قسم کا کشف ہوچکا ہے' مرزا کے نزدیک اگر یہ واقعہ خواب کی حالت میں ہوا تھا یا اعلیٰ درجہ کا کشف تھا تو جو واقعات احادیث صحیحہ اور صریحہ سے ثابت ہیں وہ سب کے سب کیا خواب تھے؟ یا سب کشف و مکاشفے تھے واقعۂ معراج سن کر مشرکین مکہ کا تعجب سے سروں پر ہاتھ رکھ لینا' تالیاں بجانا اور بیت المقدس کی علامتیں دریافت کرنا وغیرہ وغیرہ کیا یہ سب باتیں کشف اور خواب کی آزمائش کے لئے تھیں یا واقعۂ بیداری سمجھ کر یہ باتیں کی جارہی تھیں؟ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا دعویٰ معراج جسمانی کا تھا نہ کہ روحانی' منامی' کشفی کا تھا' اس لئے کہ روحانی یا منامی یا کشفی چیز کا کون انکار کرسکتا ہے؟ اور نہ کوئی اس پر اعتراض کرسکتا ہے اور نہ اس کے جواب کی کوئی حاجت ہوتی ہے' نیز کیا اس قسم کا کشف مرزا قادیانی کے علاوہ کسی اور کو بھی ہوسکتا ہے یا صرف مرزا صاحب کے ساتھ مخصوص ہے۔

مرزا ازالۃ الاوہام میں لکھتا ہے کہ باوجود یکہ آنحضرت ﷺ کی رفع جسمی کے بارہ میں کہ وہ جسم سمیت شب معراج آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے تقریباً تمام صحابہ کرام ؓ کا یہی اعتقاد تھا لیکن پھر بھی حضرت عائشہ ؓ اس بات کو تسلیم نہیں کرتیں اور کہتی ہیں کہ رویائے صالحہ تھی۔ انتہی

اس تحریر سے دو باتیں معلوم ہوئیں' ایک یہ کہ تقریباً کل صحابہ معراج جسمانی کے قائل تھے دوسرے یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ اس کی منکر تھیں' اول امر کے متعلق یہ گزارش ہے کہ کتب رجال وغیرہ سے یہ ثابت ہے کہ صحابہ کرام ؓ ایک لاکھ سے زیادہ تھے اور یہ تمام صحابہ معراج جسمانی کا عقیدہ رکھتے تھے اور یہ امر کسی ادنیٰ مسلمان پر مخفی نہیں کہ جس بات پر ایک لاکھ صحابہ اعتقاد رکھتے ہوں' اس کی

موافق اعتقاد رکھنا مسلمان پر فرض ہے اور آیت شریف: ”و یتبع غیر سبیل المؤمنین “ سے ان لوگوں کے لئے وعید ثابت ہے کہ جو مومنین اولین کے طریقہ سے انحراف کریں‘ رہا امر دوم کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا معراج جسمانی کی منکر تھیں‘ سو وہ بالکل غلط ہے جیسا کہ تفصیل کے ساتھ پہلے گزر چکا ہے اور یہ بتلا چکے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف جو ”مافقد جسمہ صلی اللہ علیہ وسلم “ روایت منسوب کی جاتی ہے وہ قطعاً موضوع ہے اور اگر بالفرض یہ روایت صحیح بھی ہو تو صرف ایک صحابی کا قول ہزار ہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کے مقابلہ میں کیسے حجت ہوسکتا ہے؟ اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد کسی ایک ایسے غیر صحیح اور غیر ثابت قول سے استدلال کرنا جو مجمل اور مؤول ہو الحاد اور زندقہ ہے بہر حال مرزائے قادیان واقعۂ معراج کو محض ایک مکاشفہ کہتے ہیں کہ گھر میں بیٹھے ہی بیٹھے بیت المقدس اور آسمانوں اور سدرۃ المنتہیٰ کشف سے دیکھ رہے تھے‘ یہ انکار کا ایک نرالا طریقہ ہے کہ لفظ تو معراج کا باقی ہے مگر معنی اس کے بالکل بدل دیئے جائیں‘ مرزا ازالۃ الاوہام کے صفحہ ۴۸ میں لکھتا ہے:

”سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا‘ میں اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھتا اور نہ کشف کے ادنیٰ درجوں میں اس کو سمجھتا ہوں‘ بلکہ یہ کشف کا بزرگ ترین مقام ہے جو درحقیقت بیداری بلکہ اس کشف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفیٰ اور اعلیٰ ہے ہوتی ہے اور اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔“

.....سبحان اللہ مسیلمہ قادیان کی اس جسارت اور وقاحت کو تو دیکھئے کہ اپنے لئے اعلیٰ درجوں کے کشفوں کے تجربہ کا دعویٰ کرتا ہے‘ حالانکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں‘ ہر کس و ناکس اس قسم کا دعویٰ کرسکتا ہے کہ میں نے بھی گھر بیٹھے بیٹھے کشفی طور پر بیت المقدس اور سبع سموات کی سیر کرلی ہے‘ کشف تو ایک قسم کے معنوی چیز ہے جو دوسرے کو محسوس نہیں ہوتی اور نہ اس کو نظر آتی ہے‘ البتہ آثار و علامات سے اس کا ثبوت ہوسکتا ہے مگر مرزا قادیانی پر جب نظر ڈالتے ہیں تو آثار تکذیب ہی کے نظر آتے ہیں‘ اس لئے مرزا قادیانی کی بہت سی پیشین گوئیاں جھوٹی نکلیں اور ظاہر ہے کہ پیشین گوئیوں کا دارومدار کشف پر ہے اور علماء کرام نے مرزا کی پیشینگوئیوں کے جھوٹ اور غلط ہونے کے متعلق مستقل کتابیں لکھی ہیں۔

☆☆..........☆☆

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو‘ نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک ”جی“ برکات حیدری‘ ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

ڈاکٹر نور حسین افضل

مغربی ممالک میں

قبولیتِ اسلام کا رجحان

یورپ میں جس تیزی سے اسلام پھیل رہا ہے، یورپ کے مستشرقین، پالیسی ساز، فلاسفر، دانشور، صحافی اور ادیب اس نئی جہت، نئے انقلاب پر انگشت بدنداں اور محوِ حیرت ہیں کہ ہم نے یورپ میں مرد اور عورتوں کو آزادی دی، شراب کو پانی کی طرح عام کیا ہمارے ہاں نائٹ کلب اور قحبہ خانے ہیں، تفریح طبع کے لئے خوبصورت ساحل موجود ہیں، صحت کے مراکز ہیں، تعلیم مفت ہے، بیروزگار لوگوں کو روزگار الاؤنس دیا جاتا ہے جس کی بدولت وہ بھی خوشحال زندگی بسر کررہے ہیں، بچوں کی پرورش حکومت کی ذمہ داری ہے، پورے ملک میں کوئی مذہب نہیں، کوئی مسجد جائے، چرچ یا مندر ہر شخص اپنے عمل میں بااختیار ہے، بقول ان کے ہم نے یورپ کے شہریوں کو سماجی، فلاحی، سیاسی، معاشرتی، ہیلتھ ایجوکیشن غرض انسانیت کی فلاح و بہبود کے حوالے سے ہر سہولت فراہم کی اس کے باوجود مغرب میں عیسائیت کے بجائے اسلام کو فروغ حاصل ہورہا ہے۔

نیویارک میں شائع ہونے والے مقبول جریدے ''ٹائم'' نے اس سلسلے میں ایک رپورٹ شائع کی ہے جس کے ایک ایک جملے سے اسلام کی حقیقت اور حقانیت عیاں ہورہی ہے، رپورٹ کے مطابق یورپ میں نئی مساجد کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے، فضا میں پانچ وقت اذان کی آواز گونج رہی ہے، روم میں تین کروڑ ڈالر کی لاگت سے مسجد تعمیر ہوئی، اس کے لئے زمین حکومت نے عطیہ کی، فرانس میں ایک ہزار مساجد ہیں، جبکہ ۱۹۷۰ء میں ان کی تعداد ایک درجن کے قریب تھی، ٹائم کے اعداد و شمار کے مطابق یورپ میں مسلمانوں کی تعداد ۷۰ لاکھ ہے، برطانیہ میں قریباً ۱۰۰ کے قریب پبلک اسکولوں میں بچوں کے نصاب میں اسلامیات کا مضمون شامل ہے، مغربی جرمنی کے مغربی لائن کی ریاست میں جتنے پبلک اسکول ہیں، اس میں ایک تہائی تعداد مسلمان بچوں کی ہے،

> امریکا اور برطانیہ بلکہ پورے یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے، ایک امریکی جریدے کے مطابق ۲۰۲۵ء تک مسلمان پوری دنیا کا ۳۵.۵ فیصد ہوں گے اور عیسائی ۲۰.۲ فیصد۔ ہندو ۱۳ فیصد جبکہ دیگر مذاہب ۷ فیصد ہوں گے

جریدے کے مطابق تین دہائیاں قبل مسلمان یورپ میں اجنبی تھے اور انہیں شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، لیکن مسلمان اپنی حیثیت منوانے میں کامیاب ہوئے اور اپنے ووٹوں سے لارڈ نذیر احمد کو برطانیہ کا رکن پارلیمنٹ منتخب کیا، مسلمانوں کے جید علمائے کرام اور تبلیغی وفود یورپ آتے ہیں، مسلمان ان کے اجتماعات میں بڑے جوش و خروش سے شرکت کرتے ہیں، اسلامی لٹریچر، قرآن مجید کے تراجم کی فروخت میں نمایاں اضافہ ہورہا ہے جو مغربی دانشوروں اور عوام کے دلوں پر گہرا اثر ڈال رہا ہے۔

یورپ میں اشاعت اسلام میں جو نمایاں اضافہ ہوا ہے اس میں تبلیغی وفود، دنیا بھر کے جید علمائے کرام کے یورپ کے دوروں اور اسلام کی اشاعت میں ان کی سوچ و فکر اور تدابیر کو کلیدی اہمیت حاصل رہی، بلاشبہ اس میں یورپ کے مقامی علمائے کرام، مذہبی اسکالر، سیاسی، سماجی اور تبلیغی جماعت کی کوششیں بھی قابل تحسین ہیں، یورپ کے دو اسکالر کی گفتگو، مسلمانوں کے بارے میں ان کے تیار کردہ اعداد و شمار اور خیالات ملاحظہ کیجئے۔

برطانیہ میں ایک تعلیمی ٹرسٹ اسلامک فاؤنڈیشن کے مطابق ڈائریکٹر جنرل خورشید احمد کہتے ہیں:

''اسلامک فاؤنڈیشن کے جائزے کے مطابق یورپ میں ڈھائی کروڑ مسلمان آباد ہیں، ان میں ایک کروڑ ۱۵ لاکھ روس میں، ۷۵ لاکھ مغربی یورپ کے باقی ماندہ ممالک میں اور تقریباً ۶۰ لاکھ مغربی یورپ میں آباد ہیں، اس طرح اسلام یورپ کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔''

• یورپ کے مسلم اقلیتی بورڈ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمود صدیقی سعدی نے انکشاف کیا ہے کہ اقوام متحدہ نے یورپ کے مسلمانوں کی تعداد کے بارے میں جو رپورٹ شائع کی ہے، اس میں مسلمانوں کو ۲۱ملین (۲

کروڑ ۱۰ لاکھ) ظاہر کیا گیا... جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یورپ میں مسلمانوں کی تعداد ۴۲ ملین (۴ کروڑ ۲۰ لاکھ) سے بھی زیادہ ہے جو یورپ کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں، مذکورہ مجموعی تعداد میں انگلستان میں ۲۰ لاکھ، فرانس میں ۵۰ لاکھ اور ۴۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان جرمنی میں آباد ہیں۔

آیئے یورپ کے مختلف ممالک کے اعداد و شمار کا جائزہ لیتے ہیں:

☆..... برطانیہ میں روز بروز مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے، اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد ۲۰ لاکھ ہے۔ ۶۰۰ مساجد اور ۱۴۰۰ اسلامی تنظیمیں کام کررہی ہیں، برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد اور مساجد کی تعمیر میں بڑی تیزی سے اضافہ ہورہا ہے، اس کا اندازہ آپ صرف اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ۱۹۶۳ء میں برطانیہ میں صرف ۱۳ مسجدیں تھیں اور ان مساجد میں صرف فجر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ہوتی تھیں جبکہ پورے برطانیہ میں جمعہ کی کوئی خاص روایت نہ تھی، اس کے صرف ۳۰ برس بعد ۱۹۹۳ء تک برطانیہ میں ۵۷۵ مساجد تعمیر ہوچکی ہیں اور ان مساجد میں جمعہ کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔

☆.....فرانس میں مسلمانوں کی صورت حال کچھ یوں ہے، فرانس یورپ کا وہ ملک ہے جس میں سب سے زیادہ مسلمان آباد ہیں، فرانس میں مسلمانوں کی تعداد ۶۰ لاکھ ہے، ۱۳۰۰ مساجد و اسلامک سینٹرز ہیں، ۶۰۰ اسلامی تنظیمیں کام کررہی ہیں، قومی سطح پر مسلمانوں کا اپنا ریڈیو چینل ہے، مسلمانوں نے اپنا پہلا اسکول مڈغاسکر کے مشرق میں فرانسیسی جزیرے ری یونین میں کھولا، پہلے کالج کا افتتاح ۲۰۰۱ء میں آبرو ویلیرز میں کیا، اب الحمدللہ کئی تعلیمی ادارے کام کررہے ہیں، حکومتی دعویٰ کے مطابق جن فرانسیسیوں نے اسلام قبول کیا ان کی تعداد ۳۰ ہزار ہے جبکہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے مشہور اسکالر عبدالکریم مراد نے انکشاف کیا ہے کہ ایک لاکھ فرانسیسی مشرف بہ اسلام ہوچکے ہیں، اس طرح نومسلموں کے حوالے سے فرانس یورپ میں پہلے نمبر پر آتا ہے، حکومت کا خیال ہے کہ آئندہ پندرہ سال میں فرانس میں مسلمانوں کی تعداد ۶۰ تا ۸۰ لاکھ ہوجائے گی۔

☆..... اٹلی سے شائع ہونے والے مجلّہ "The Joumal" میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ۲۰۰ سال بعد یورپی معاشرہ مکمل طور پر اسلام کو دین کی حیثیت سے قبول کرلے گا۔

☆.....اٹلی اور جرمنی میں بھی مسلمانوں کی صورت حال تسلی بخش ہے، اٹلی میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰ لاکھ ہے، ۲۵۰ مساجد و اسلامک سینٹرز ہیں، ان میں ۸۰ ہزار پچھلے چند برسوں میں مسلمان ہوئے۔

☆.....جرمنی میں ۴۰ لاکھ مسلمان آباد ہیں، ۱۴۰۰ مساجد اور اسلامک سینٹرز ہیں، آبادی میں مسلمانوں کا تناسب ۷.۳ فیصد ہے۔

☆.....کینیڈا میں اسلام قبول کرنے کی شرح ۱۹۹۱ء تا ۲۰۰۱ء تک ۱۲۸.۹ فیصد اضافہ ہوا۔

☆.....۱۱/ستمبر کے واقعات کے بعد سوئٹزر لینڈ میں چھ ہزار عیسائی مسلمان ہوئے۔

☆..... ماہرین کا خیال ہے کہ ۲۰۲۰ء تک یورپ کی کل آبادی میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰ فیصد ہوئے۔

☆.....امریکا کے ایک آزاد تحقیقاتی ادارے کے مطابق ۲۰۲۵ء تک زمین پر آباد نفوس میں ایک تہائی مسلمان ہوں گے۔

☆..... سان ڈیاگو یونیورسٹی کے ایک محقق جان ویکس کے مطابق ۲۰۲۰ء تک دنیا میں ہر چار افراد میں سے ایک مسلمان ہوگا۔

☆..... معروف پادری ماجولینی کے بقول "مستقبل اسلام کا ہے" مختلف ممالک کی صورت حال، سروے، جائزے، مسلم اور غیر مسلم اسکالرز کا اسلام کی حقانیت کے بارے میں اظہار خیال، بین الاقوامی جرائد کی رپورٹیں آپ کی خدمت میں پیش کی گئیں، اب آپ کی خدمت میں وہ رپورٹ پیش خدمت ہے جس کا ذکر مضمون کے شروع میں کیا گیا تھا، ملاحظہ کیجئے:

امریکی جریدے کے مطابق ۲۰۲۵ء تک مسلمان پوری دنیا کا ۳۵.۵ فیصد ہوں گے جبکہ عیسائی ۲۰.۲ فیصد ہوں گے۔

۲۰۰۰ء میں ہندو ۱۳.۴ فیصد تھے جبکہ ۲۰۲۵ء تک ۱۳.۱ فیصد ہوں گے۔

۲۰۰۰ء میں بدھ ۵.۹ فیصد تھے جبکہ ۲۰۲۵ء تک ۵.۷ فیصد ہوں گے۔

۲۰۰۰ء میں یہودی ۳.۷ فیصد تھے جبکہ ۲۰۲۵ء تک ۲.۵ فیصد ہوں گے۔

جبکہ دیگر مذاہب ۷.۷ فیصد تھے، جبکہ ۲۰۲۵ء میں ۲.۵ فیصد ہوں گے۔

جبکہ دیگر مذاہب ۷.۷ فیصد ہوں گے۔

جریدے نے اعتراف کیا ہے کہ یورپ میں اسلام کے پھیلاؤ کا تناسب دوسرے مذاہب سے کہیں زیادہ ہے۔

اب آپ ان معروضات کو یکسوئی کے ساتھ ملاحظہ کیجئے یہ اور ان جیسی رپورٹیں جب دنیا بھر کے ٹاپ کلاس یہودیوں کے پوپ اور عیسائیوں کے پادریوں کے سامنے آئیں کہ ۲۰۲۵ء تک اسلام کے ماننے والے پوری دنیا کا ۳۵.۵ فیصد ہوجائیں گے اور عیسائی ۲۰.۲ اور یہود ۲.۵ فیصد... اس رپورٹ کے بعد یہ تمام پوپ اور پادری سرجوڑ کر بیٹھ گئے کہ کس طرح مسلمانوں کی اس بڑھتی ہوئی تعداد کو روکا

جائے، چنانچہ انہوں نے جو پلان ترتیب دیا اس کے چند مندرجات یہ ہیں:

اول: نائن الیون کا خود ساختہ واقعہ ان کے پلان کی تمہید تھا، اس واقعہ کے بعد افغانستان پر حملہ کرکے اسلامی حکومت ختم کی گئی، پھر امریکا اور برطانیہ میں رجسٹریشن کے نام پر مسلمانوں کو ملک بدر کیا گیا، امیگریشن کے قوانین سخت کرکے مسلمانوں کو ایئرپورٹ سے ڈی پورٹ کیا گیا، قانونی طور پر رہائش پذیر مسلمانوں کو پریشرائز اور خوف میں مبتلا کیا گیا، ان کے ٹیلی فون ٹیپ کئے جارہے ہیں تاکہ نہ تو یہ عملی طور پر اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں شریک ہوسکیں اور نہ یہ فنڈ زفراہم کرسکیں۔

دوم: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کیوں کی گئی، قرآن مجید کو دہشت گردی کی تربیت دینے والی کتاب کیوں قرار دیا گیا اور فلم ”فتنہ“ بنا کر قرآن مجید کی مخالفت کیوں کی گئی، اگر گہرائی میں جاکر سوچا جائے تو یہ سازش اسلام کی جڑیں کاٹنے کے مترادف ہیں۔

سوم: مسلمانوں کی نسل کشی کرکے انہیں کیوں کمزور کیا جارہا ہے، پہلے افغانستان پر حملہ کیا گیا پھر عراق کو خاک و خون میں تڑپایا گیا، ارض مقدس فلسطین میں روزانہ لاشیں گرائی جارہی ہیں، پاکستان کے جری اور بہادر علاقوں، قبائل اور سوات میں لشکر کشی اسی عالمی پلاننگ کا حصہ ہے۔

اس ساری پلاننگ کے ذریعہ رائے عامہ کو اس کے لئے ہموار کیا گیا اور اس کے ذریعے پوری عالم انسانیت کو یہ پیغام دیا گیا کہ مسلمان دہشت گرد، ان کی مقدس کتاب دہشت گردی کی تربیت دینے والی اور ان کے پیغمبر قابل احترام نہیں رہے... نعوذ باللہ۔ تاکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور قرآن مجید کے مطالعہ سے روکا جاسکے، مختلف ممالک میں تبلیغی وفود پر پابندی اور انہیں ویزہ جاری نہ کرنے کی پالیسی بھی اسی پلاننگ کا حصہ ہے، عالم اسلام کے حکمرانوں سے استدعا ہے کہ یہود و ہنود کی اس سازش کو ناکام بنائیں، اس کے لئے عملی اقدامات کی اشد ضرورت محسوس ہورہی ہے تاکہ یہود و ہنود کے شر سے اسلام اور مسلمانوں کو بچایا جاسکے، اس میں ان کی اپنی بھی بقا ہے، آخری گزارش یہی ہے کہ یہود و ہنود کی اس ساری پلاننگ اور سازش کے باوجود یورپ کیوں اسلام کے زیرنگوں آرہا ہے؟

انگلستان کے نامور مفکر جارج برناڈ شا کا یہ قول تاریخ کی کتب میں بہت مشہور ہے:

”آنے والی صدی میں دنیا کے سب ہی مذہب فنا ہوجائیں گے، بجز اسلام کے کیونکہ یہی ایک ایسا مذہب ہے جو وقت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔“

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی)

HB ®
TRUSTABLE MARK
Hameed ® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

مولانا اللہ وسایا

پہلی قسط

جمع وترتیب: مولانا فخرالزماں

مدار نجات

صرف محمد عربی ﷺ کی پیروی ہے!

۱۱/مئی ۲۰۰۸ء کو دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں ردِ قادیانیت کے موضوع پر طلبا کنونشن منعقد کیا گیا جس سے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے بھی خطاب فرمایا جسے کیسٹ سے نقل کرکے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

میرے انتہائی واجب الاحترام سامعین گرامی! اللہ رب العزت دنیاوآخرت میں آپ حضرات کو اس کی بہترین جزا نصیب فرمائے کہ آپ حضرات اپنی چھٹی کے دن کی تمام تر مصروفیات ترک کرکے صرف اور صرف حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس کے تحفظ کے حوالے سے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

میرے بھائیو! میں آپ حضرات کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ عمل اللہ رب العزت کے یہاں بہت ہی مقبول ہے، اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے صدقے میں اللہ تعالیٰ دنیا میں ہم پر رحمت فرمائیں گے اور اسی کے صدقے میں کل قیامت کے دن رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

میرے بھائیو! آپ اور میں دنیا کے جس ماحول میں رہتے ہیں، اس پر نظر ڈالیں دنیا کا کوئی ایسا کام نہیں جس کام کی ابتدا ہو اور انتہا نہ ہو، ہر وہ کام جو شروع کیا جائے گا، ایک دن اختتام پذیر ہوگا، صرف میرے اللہ رب العزت کی ذات ابتداء اور انتہا کی قید سے پاک ہے۔ باقی ہر چیز کی ابتدا بھی ہے انتہا بھی، آپ حضرات نماز پڑھتے ہیں، اللہ اکبر کہا، آپ کی یہ تکبیر تحریمہ نماز کی ابتدا ہے، دو رکعت پڑھیں، تین پڑھیں یا چار پڑھیں، جب سلام پھیریں گے تو وہ اس کی انتہا ہے، ایک بچہ پیدا ہوا، اس نے آنکھ کھولی، پہلا سانس لیا یہ اس کی ابتدا ہے، وہ سو سال زندہ رہے، پچاس سال رہے یا دو چار گھنٹے، جس دن آنکھ بند ہوگی نبض رک گئی، یہ اس کی انتہا ہے۔

آپ حضرات نماز پڑھیں، قرآن پڑھیں، حدیث پڑھیں، کسی بھی کام کو شروع کریں تو آپ دیکھیں گے کہ ہر کام کی ایک ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی، آج آپ اور میں اس امر پر غور کریں کہ اللہ رب العزت نے نبوت کی ابتدا کہاں سے کی؟ اگر اتنی بات ثابت ہوجائے کہ اللہ رب العزت نے کہاں سے نبوت کی ابتدا کی، تو پھر عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کا تقاضا یہ ہے کہ کہیں کسی کی ذات پر اس کی انتہا بھی ہونی چاہئے۔

میرے بھائیو! ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت دنیا میں تین آسمانی مذاہب رائج ہیں، یہودیت، مسیحیت اور اسلام، یہودیت اور مسیحیت کے متعلق آپ کا اور میرا عقیدہ یہ ہے کہ وہ منسوخ شدہ دین ہیں، اب کوئی آدمی اگر ان پر عمل کرتا ہے تو اس کی نجات نہیں ہوگی، اس وقت مروجہ دین وہ دین اسلام ہے، اللہ تعالیٰ نے مدار نجات رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو قرار دیا ہے، اب نجات اسی آدمی کی ہوگی جو دین اسلام کی پیروی کرے گا۔

بھائیو! آپ ہزار دفعہ کہیں کہ یہودیت و مسیحیت منسوخ شدہ دین ہیں اور واقعہ بھی یہی ہے کہ وہ منسوخ شدہ ہیں، لیکن بہر حال دنیا کے اندر ان کے پیروکار موجود ہیں اور وہ مذاہب چل رہے ہیں تینوں آسمانی مذاہب کے ماننے والوں کا اس پر مکمل اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے کی، جب یہ بات ثابت ہوگئی تو پھر فطرت صحیحہ کا تقاضا یہ ہے کہ کہیں کسی کی ذات پر اس کی انتہا بھی ہونی چاہئے۔

میرے بھائیو! میں دیکھتا ہوں اور آپ بھی میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ یہ خاتمیت کا تصور ایک ایسا بین الاقوامی اور آفاقی تصور ہے کہ ان تمام مذاہب میں قدرے مشترک کے طور پر پایا جاتا ہے، مثلاً یہودی حضرات حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر آکر کھڑے ہوجاتے ہیں، موسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو نبی نہیں مانتے، ان کے نزدیک وہ آخری پیامبر، آخری ہادی، گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، یہ ایک الگ بات ہے کہ ان کی کتاب اس امر میں ان کے اس دعویٰ کی تصدیق نہیں کرتی، اس لئے کہ تورات خود پکار پکار کر کہہ رہی ہے، جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: "میرے بعد وہ نبی آئیں گے جو کوہ فاران سے دس ہزار قدسیوں کے ساتھ اتریں گے" یہ رحمت عالم صلی

اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے متعلق پیش گوئی ہے، یہودی، موسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے، خاتمیت کا ایک گونہ تصور ان کی لاشعور کے اندر موجود ہے، وہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے۔

حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کے پیروکار جو اپنے آپ کو مسیحی کہلاتے ہیں، وہ بھی آ کر حضرت مسیح علیہ السلام پر کھڑے ہوجاتے ہیں، ایک گونہ خاتمیت کا تصور ان کے ہاں بھی ہے، وہ اس کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے، یہ علیحدہ بات ہے کہ انجیل ان کے اس طرز عمل کا ساتھ نہیں دیتی، انجیل میں واضح طور پر موجود ہے کہ: ''مجھے آسمانوں پر جانے دو تا وہ ابن آدم جو میری مانند ہوگا، تمہیں آ کر رستگاری بخشے گا۔'' یعنی جس طرح میں رسول ہوں وہ بھی رسول ہوگا وہ بھی میری مانند ہوگا، تمہیں آ کر رستگاری بخشے گا۔ یعنی ہدایت اور نجات کا راستہ تمہیں بتائے گا۔

اہل اسلام بھی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے، یہ اہل اسلام کو شرف حاصل ہے کہ اسلامیان عالم کا جو عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، اس پر آپ کی کتاب بھی آپ کا ساتھ دیتی ہے، آپ کے نبی کا اعلان بھی آپ کا ساتھ دیتا ہے، آپ کا جو عقیدہ ہے اس کی پشت پر قرآن وسنت کے اور چودہ سو سال کی امت کے تعامل کا ایک بھاری بھرکم انبار موجود ہے۔ اس سے آپ حضرات کے عقیدے کو تقویت ہوتی ہے کہ آپ کی پشت خالی نہیں۔ فطرت کا تقاضا تھا اب تک میں نے قرآن بھی نہیں پڑھا، حدیث بھی نہیں، عقل کے حوالے سے اتنی بات آپ کو بتائی کہ عقل سلیم کا تقاضا ہے کہ کہیں کسی ذات پر اس کی انتہا بھی ہونی چاہئے، ہمارے نزدیک وہ ذات گرامی ہے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اللہ رب العزت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نبوت کے سلسلے کو کامل اور مکمل کر دیا، پورا اور تمام کر دیا۔

میرے بھائیو! آج کی مجلس میں ہم از انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانوں کا، ان کے طریقہ کار کا، ان کے دائرہ تبلیغ کا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرہ تبلیغ کا تھوڑا سا جائزہ لیں، تو یہ مسئلہ اور واضح ہوجائے گا، قرآن مجید اس بات پر گواہ ہے کہ پہلے جتنے نبی آئے، ہر نبی اپنی اپنی قوم کی طرف آیا، حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام ''وکان رسولاً الی بنی اسرائیل'' وہ صرف بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کئے گئے تھے۔ حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام آئے انہوں نے بھی کہا: ''یٰقوم'' اپنی قوم کو خطاب کیا۔ غرض جتنے بھی آئے، ان کا علاقہ محدود، وقت محدود دائرہ تبلیغ محدود، ایک زمانے میں بیک وقت کئی کئی نبی اس دھرتی پر موجود ہوتے تھے، جب آئی باری رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی، اللہ تعالیٰ نے تمام حدوں اور سرحدوں کو، تمام پابندیوں کو ختم کر کے پوری کائنات کو حضور علیہ السلام کے لئے ون یونٹ بنا دیا، پہلے نبی کہتے تھے: ''یٰقوم'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو فرمایا: ''یا ایھاالناس'' پوری انسانیت کو حضور علیہ السلام کے دائرہ تبلیغ کے اندر شامل کر دیا گیا، آپ خطاب قوم کو نہیں کرتے تھے بلکہ تمام انسانیت کو کرتے تھے اور دوسری بات یہ کہ اللہ نے اپنے متعلق فرمایا: الحمدللہ رب العٰلمین اور حضور علیہ السلام کے متعلق فرمایا: ''وما ارسلنک الا رحمة للعالمین'' ان دونوں آیات کو ملائیں تو یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ جہاں جہاں تک میرے رب کی ربوبیت، وہاں وہاں تک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، جس طرح کائنات کا کوئی ایک انچ، کائنات کا کوئی ایک ذرہ، میرے رب کی ربوبیت سے باہر نہیں، اسی طرح کائنات کا کوئی حصہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے بھی باہر نہیں، یہ ہے آپ کا دائرہ تبلیغ کہ جہاں جہاں تک خداوند کریم کی خدائی، وہاں وہاں تک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت۔

آپ اس کو ایک مثال سے بھی سمجھ سکتے ہیں، آپ اور میں بلکہ دنیا کا ہر آدمی رات کے اندھیرے سے بچنے کے لئے روشنی کا انتظام کرتا ہے کوئی چراغ جلاتا ہے کوئی موم بتی، کوئی بلب، کوئی ٹیوب، کوئی جنریٹر، کوئی بجلی، یہ سارے انتظامات کرتے ہیں لیکن یہ تمام تر انتظامات اس وقت تک ہیں جب تک سورج طلوع نہ ہو، جب سورج طلوع ہوجائے تو پھر ان روشنیوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ بھائیو! جس طرح تمام روشنیوں کی انتہا سورج کے طلوع ہونے پر ہوتی ہے، تمام نبوتوں کی انتہا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہوتی ہے، دن کے وقت جہاں دھوپ پڑ رہی ہو، میدان کے درمیان اگر کوئی آدمی چراغ لے کر دھوپ میں کھڑا ہوجائے تو ایسے شخص کو جو بھی دیکھے گا احمق کہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہوتے ہوئے اب اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا تو شریعت اس کو کافر کہے گی۔

میرے بھائیو! اب آپ حضرات اس امر کو دیکھیں کہ ختم نبوت کے صدقے میں امت کو ملا کیا؟ جس وقت کوئی نبی اس دنیا میں آتا تو ایک قوم اس نبی کو مانتی، مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے، جن لوگوں نے مانا تو وہ یہودی کہلائے، اب موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے، یہودیوں میں سے جو لوگ ان پر ایمان لائے وہ حضرات ہوگئے مسیحی۔ جن لوگوں نے مسیح علیہ السلام کو نہیں مانا، موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے باوجود ان کی نجات نہیں ہوگی، اس لئے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنے زمانے میں مدار نجات تھے، ان کے بعد جب عیسیٰ علیہ السلام آئے تو وہ مدار نجات ہوگئے۔ یہود سے، نصاریٰ سے، مشرکین عرب سے، خطۂ عرب سے کل کائنات سے لوگ حضور علیہ السلام پر ایمان لائے ایک موقع پر حضور

علیہ السلام نے فرمایا: "انا حظکم من الانبیاء وانتم حظی من الامم" اس حدیث شریف کی اصل عبارت سے حظ تو علماء کرام ہی اٹھائیں گے، مفہوم میں عرض کئے دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "لوگو! نبیوں میں سے میں (محمد) تمہارے حصے میں آیا ہوں، امتوں میں سے تم لوگ میرے حصے میں آئے ہو۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "تم میرا حصہ ہو، میں تمہارا حصہ ہوں" اس سے ایک بات اور بھی ثابت ہوئی، خدا نہ کرے اگر کوئی آدمی حضور علیہ السلام کے بعد کسی اور شخص کو نبی بناتا ہے، تو وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ حضور میرا حصہ نہیں، میں حضور کا حصہ نہیں، یہ بات تو ضمنی ہوئی، مجھے جو عرض کرنا ہے وہ یہ کہ جو قوم، جو امت، جو طبقہ انسانیت میں سے حضور علیہ السلام پر ایمان لایا اگر حضور علیہ السلام کے بعد کوئی اور نبی آتا، تو اس امت کے بعد دو حصے ہو جاتے، یہ امت تھی ساری حضور کو ماننے والی، کچھ تو حضور کو مانتے رہتے کچھ اس نبی کی امت میں چلے جاتے، اگر وہ نبی برحق ہوتا تو جن لوگوں نے حضور کو مانا تھا آنے والے نبی کو نہیں مانا، تو وہ لوگ نجات یافتہ نہ ہوئے، جہنم میں جاتے کہ انہوں نے آنے والے نبی کو کیوں نہیں مانا۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے ہیں، لیکن آنے والے نبی کو نہیں مانا تو نہ ماننے کی وجہ سے یہ لوگ جہنم میں جاتے؟

میرے رب کریم کی رحمت نے اس بات کو قبول ہی نہ کیا کہ کوئی حضور کو بھی مانے اور جہنم میں جائے، اس لئے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر تو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے سلسلے کو بند کر دیا کہ اب قیامت کی صبح تک مدار نجات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

ختم نبوت کے صدقے میں امت کو کیا ملا؟

پہلے اس دنیا میں تبلیغ کے احکام کے لئے رب کریم کے نبی آتے تھے، اللہ تعالیٰ نے نبوت کے سلسلے کو ختم کیا تو اس ختم نبوت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے کام کی ذمہ داری جو انبیاء علیہم السلام کے ذمہ تھی اس امت کے سپرد کر دی، اس دھرتی پر ختم نبوت کے صدقے میں تم انبیاء علیہم السلام کے کام کے وارث ہو، آپ حضرات اس حوالے سے دیکھیں کہ پوری دنیا میں جہاں پر کوئی تبلیغ دین کا کام ہو رہا ہے، ایک آدمی دیوانہ وار سر پر بستر اٹھائے امریکا کے جنگلوں میں تبلیغ کے لئے پھر رہا ہے، آپ دیکھ کر کہیں گے کہ یہ تبلیغ والا ہے، میں کہوں گا کہ یہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

اب آپ ایک اور امر پر سوچیں کہ ختم نبوت کے صدقے میں امت کو کیا ملا؟ میرے بھائیو! میں عرض کرتا ہوں: پہلے جتنے نبی آئے، ان پر جتنی کتابیں اتریں، تورات، انجیل، زبور، صحف ابراہیم، عہد نامہ قدیم یا جدید یا ان کا مجموعہ بائبل، جتنی وہ کتابیں تھیں آج پوری دنیا میں کوئی آسمانی کتاب جس حالت میں اتری تھی، اس حالت کے اندر موجود نہیں، حتیٰ کہ انجیل جس زبان میں اتری تھی، انجیل کا محفوظ رہنا تو رہا اپنی جگہ، پوری دنیا کے کسی خطے، کونے میں وہ زبان نہیں بولی جاتی، جس زبان میں انجیل نازل ہوئی تھی، زبان ہی دنیا سے مفقود ہو گئی۔

اب آپ آئیں قرآن مجید کی طرف کہ آپ بڑے سے بڑے یہودی کو ملیں اور اسے کہیں کہ تم اپنی کتاب پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھاؤ کہ یہ وہی کتاب ہے جو تمہارے نبی پر اتری تھی؟ وہ بے چارہ مارے ندامت کے گردن جھکا کر چل دے گا، قسم نہیں اٹھائے گا، آپ ایک مسیحی کو کہیں کہ تم قسم اٹھا کر بتاؤ کہ جس زبان میں یہ کتاب ہے کیا یہ وہی کتاب ہے جو تمہارے نبی پر اتری تھی؟ عیسائی مارے شرم کے "نو" کہہ کر آپ سے جان چھڑا لے گا، قسم نہیں اٹھائے گا۔

یہ اعزاز امت مسلمہ کو حاصل ہے کہ کائنات کے کسی حصہ میں پڑھا لکھا آدمی ہو یا ان پڑھ، جاہل ہو یا عالم، امیر ہو یا غریب، کسی مسلمان کو کوئی کافر کھڑا کر کے کہے کہ اے مسلمان تو اپنی اس کتاب پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھا کہ کیا یہ وہی کتاب ہے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری تھی؟ میرے خیال میں مسلمان امیر ہو یا غریب، پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ بلکہ وہ بے عمل مسلمان جو خود تو دین پر عمل نہیں کر رہا لیکن وہ بھی قسم اٹھا کر کہے گا کہ یہ وہی کتاب ہے جو میرے نبی حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری تھی۔

(جاری ہے)

خادم علماء حق: حاجی الیاس غنی عنہ
علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش
علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی، مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں
ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں
سنارا جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

وقت کی قدرو قیمت

جناب ابو فراز

آج دنیا میں کسی سے پوچھیں کہ تمہارے پاس سب سے قیمتی چیز کیا ہے؟ تو وہ گنوادے گا کہ میرے پاس اتنے ہیرے جواہرات، سونا چاندی، مال وزر اور اتنے بنگلے کارخانے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ وقت ہماری سب سے قیمتی چیز ہے جو ہمیں یا تو ہمیشہ کی کامیابی سے ہم کنار کرتا ہے یا ہمیشہ کی ناکامی سے۔

وقت کیا چیز ہے؟ اس کی قدر و قیمت کیا ہے اور اس کا صحیح مصرف کیا ہے؟ جو شخص ان تین باتوں کو سمجھ جاتا ہے وہ کامیاب ہوجاتا ہے اور جو ان باتوں کو نہیں سمجھتا وہ دنیا یا اپنی نظر میں چاہے جتنا بھی کامیاب تصور کیا جائے مگر ناکام ہوجاتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ہے کہ کامیابی کا پیمانہ مال و دولت، طاقت و ثروت، زر و زمین، افوج و حکومت نہیں ہے، شداد نے جنت بنائی اور وہ خود ہی اندر داخل نہ ہوسکا، قارون نے دولت جمع کی وہ اسے زمین میں دھنسانے سے نہ بچاسکی، نمرود اور فرعون کی عالی شان سلطنتیں بھی انہیں عبرتناک انجام سے نہ بچاسکیں، ابرہہ کی ہاتھیوں پر مشتمل فوج بھی اسے دردناک انجام سے نہ بچاسکی۔ قوم عاد وثمود کی طاقت اور پہاڑوں کے اندر بنے محل بھی انہیں تہس نہس ہونے سے نہ بچاسکے، ان کے برخلاف پیٹ پر پتھر باندھنے والوں، بے گھر، بے زمین، نہتے لوگوں کو دنیا ہی میں کامیابی کا سرٹیفکیٹ مل گیا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ یعنی کامیابی کا پیمانہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

وقت کیا چیز ہے؟ وقت اللہ تعالیٰ کا وہ عطیہ ہے جو ہمیں ہوا، پانی، روشنی وغیرہ کی طرح بالکل مفت حاصل ہو رہا ہے، مگر نظر نہیں آتا اس لئے عقلمند وہ ہے جو وقت کی قدر کرے اور اس کو ضائع ہونے سے بچائے۔

وقت سے پیسہ تو کمایا جاسکتا ہے مگر پیسے سے وقت نہیں خریدا جاسکتا، پیسہ تو جاکر واپس آسکتا ہے مگر وقت جاکر واپس نہیں آتا، پس وقت پیسے سے قیمتی ہوا، اب وہ آدمی کیسے عقلمند کہلاسکتا ہے جو کم قیمتی چیز زیادہ قیمتی چیز کے عوض خریدے، وقت کے بارے میں ایک فلسفی کہتا ہے:

”وقت سے زیادہ طویل کوئی چیز نہیں... کیونکہ یہ ابدیت کا پیمانہ ہے، اس سے مختصر کوئی شے نہیں.... کیونکہ یہ ہماری خواہشات، آرزوؤں اور منصوبوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیشہ ناکام ثابت ہوتا ہے، اس سے زیادہ سست رفتار کوئی چیز نہیں... اس کے لئے جو کسی امید یا انتظار میں ہو، اس سے زیادہ تیز رفتار کوئی چیز نہیں... اس کے لئے جو خوشی اور مسرت کے لمحات میں ہو۔“

آج کسی بھی طبقہ کے کسی فرد سے وقت کی بات کریں تو ہر کوئی اس کی کمی کا رونا روتا نظر آتا ہے، سبزی، پھل فروش ہو یا کوئی اور محنت کش، نوکری پیشہ ہو یا کاروباری، کالج یونیورسٹی کا طالب علم ہو یا کوئی حکومتی عہدیدار، کسی سے بھی پوچھو کہ صبح سے رات گئے تک تمہارا وقت کیسا گزرتا ہے تو سب کا جواب ہوتا ہے کہ کام کی مصروفیات میں وقت کا پتا ہی نہیں چلتا کہ کیسے گزر گیا، ان سے پوچھیں کہ عبادات اور دین سیکھنے سکھانے میں بھی کچھ وقت لگتا ہے؟ تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ جو وقت بچتا ہے وہ تھکن کی وجہ سے سونے میں گزر جاتا ہے، پھر ان سے پوچھیں کہ نماز کی پابندی تو کر ہی لیتے ہوں گے؟ تو اکثر تو شرمندگی سے نظریں چراتے ہوئے کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کی تو پابندی کرتا ہوں، باقی دن میں بھی ایک دو نمازیں ہو جاتی ہیں، چلو اس شرمندگی کی ہی وجہ سے شاید اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دیدیں اور وہ توبہ کرکے نمازیں پوری کرنے میں لگ جائیں، لیکن بیشتر کا جواب ہوتا ہے کہ ہاں ہمیں معلوم ہے کہ نماز فرض ہے مگر کیا کریں وقت ہی نہیں ملتا، دعا کریں۔

اگر انہیں سمجھانے کی کوشش کی جائے تو شیطان انہیں تاویلات سجھاتا ہے اور کہتا ہے کہ رزق حلال کمانے کا بھی تو اسلام حکم دیتا ہے، بیوی بچوں کے بھی تو ہم پر حقوق ہیں، انہیں کیا ہم بھوکا ماردیں؟ اپنے جسموں کا بھی تو ہم پر حق ہے، کچھ آرام نہ کریں تو کام کیسے کریں؟ اللہ غفور الرحیم ہیں معاف کردیں گے، یعنی احکامات الٰہی پورے کرنے کے لئے وقت نہیں ہے باقی ہر کام کے لئے وقت ہے۔

آیئے سوچتے ہیں کہ ہمارے لئے کیا دن چوبیس گھنٹوں سے گھٹ کر بارہ گھنٹے کا رہ گیا ہے کہ پہلے لوگوں کا وقت بچتا تھا ہمارا نہیں بچتا یا اس کی وجوہات کچھ اور ہیں؟

ہمارے اسلاف وقت کے قدردان تھے، وہ اسے ضائع نہیں ہونے دیتے تھے، یہی وجہ ہے کہ وہ محنت مزدوری بھی کرتے تھے اور ملازمت بھی، وہ تجارت بھی کرتے تھے اور زراعت بھی، وہ حکومت بھی کرتے تھے اور نوکریاں بھی، وہ بیوی بچوں کے حقوق بھی پورے کرتے تھے اور آرام بھی، مگر ان کے ساتھ ساتھ وہ دین سیکھتے سکھاتے بھی تھے اور احکامات پر عمل بھی کرتے تھے، وہ دو تین دن نہیں تو مہینہ ہی میں کسی

ایک قرآن شریف کا ختم تو کر ہی لیا کرتے تھے، سینکڑوں نوافل کے ساتھ ذکر واذکار کا بھی روزانہ کافی ذخیرہ جمع کر لیتے تھے، اور تو اور ان کی عورتیں اور بچے بھی اپنے وقت کو قیمتی بنانے میں لگے ہوئے تھے، ہر کام کے نظام الاوقات مقرر تھے، جس سے ان کے روزانہ کے کام دن بھر میں پورے ہو جاتے تھے، دن ان کا بھی چوبیس گھنٹوں کا ہی ہوتا تھا مگر وہ فضول پارٹیوں میں وقت خرچ نہیں کرتے تھے، ''ریلکس'' ہونے کے لئے گھنٹوں ڈش، کیبل ٹی وی کے آگے بیٹھ کر ضائع نہیں کرتے تھے، وہ پانچ پانچ دن کے کھیل نہیں کھیلا کرتے تھے، جس کا فیصلہ بھی یقینی نہ ہو، ان کے آپس کی گپ شپ میں بھی اپنے یا سننے والوں کی اصلاح کا پہلو ہوتا تھا، یعنی وہ اپنا وقت کسی بھی ایسے کام میں خرچ نہیں کرتے تھے جس میں دین یا پھر دنیا کا کوئی نفع نہ ہو، اس لئے ان کے وقت میں برکت تھی، جواب نہ رہی، کیونکہ ہم بھی یہود و نصاریٰ کی طرح پیٹ کے پجاری بن گئے، یہاں تک کہ جانور بھی کم وقت میں سیر ہو جاتا ہے ہم تو قبر میں جانے تک بھی سیر نہیں ہو پاتے۔

قربان جایئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ امت کو روپے پیسے کی طرح وقت کا صحیح استعمال بھی بتا دیا کہ یوں استعمال کرو گے تو نافع ہوگا اور یوں استعمال کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے، مختلف انداز میں ہمیں سمجھانے کے لئے دنیا کو کبھی مچھر کا پر کبھی دھوکے کا گھر، کبھی مکڑی کا جال، کبھی بکری کے مردہ بچے سے تشبیہ دی، اور یہ بھی بتا دیا کہ تم چاہے دن رات ایک کر دو، دنیا تمہیں اتنی ہی ملے گی جتنی تمہارے مقدر میں اللہ تعالیٰ نے لکھ دی اور جو لکھ دی وہ تمہیں مل کر رہے گی، اور ہم ہیں کہ غیر مسلموں کی طرح دنیا کے پیچھے اپنا سب کچھ لٹانے پر تلے ہوئے ہیں، ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم سنیں گے نہیں، پڑھیں گے نہیں، سوچیں گے نہیں تو سمجھیں گے کیسے؟ سمجھ میں تو تب آئے گی جب اٹل حقیقت یعنی موت کا سامنا ہوگا، اس وقت پچھتاوا ہوگا کہ ہم تو سارا وقت ہیرے کے عوض پتھر ہی کی تجارت کرتے رہے اور وہ بھی دوسروں کی خاطر، یعنی ورثاء کے لئے۔

ساری دنیا کی دولت اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ایک کٹورے پانی سے بھی ارزاں ہے، خلیفہ ہارون رشید کو ایک دن بھرے دربار میں پیاس لگی، پانی مانگا، ٹھنڈے پانی کا کٹورہ پیش کیا گیا، پانی پینے سے پہلے ایک عارف کھڑے ہو کر بولے:

''بادشاہ سلامت! ذرا توقف فرمایئے! خلیفہ رک گئے، عارف گویا ہوئے: بادشاہ سلامت! فرض کریں آپ کو سخت پیاس لگی ہو اور پانی کا صرف ایک کٹورہ کسی کے پاس ہو تو آپ اسے کس قیمت پر خریدیں گے؟ خلیفہ بولے: میں اسے اپنی آدھی سلطنت کے بدلہ میں بھی خرید لوں گا، عارف نے پھر کہا کہ: اب سوچیں کہ آپ نے یہ پانی پی لیا اور یہ پیشاب کے ذریعہ خارج نہیں ہو رہا ہے جس سے سخت تکلیف ہو رہی ہے اور پیشاب لانے کی دوا کی صرف ایک پڑیا کسی کے پاس ہے وہ آپ کس قیمت میں خریدیں گے؟ خلیفہ نے جواب دیا کہ: میں وہ دوا اپنی آدھی سلطنت کے بدلہ میں بھی خرید لوں گا، عارف کہنے لگے کہ: بس ثابت ہوا کہ خود آپ کی نظر میں آپ کی پوری سلطنت کی قیمت ایک کٹورا پانی پینے اور آرام سے خارج کرنے کے برابر ہے، اب سوچیں کہ آپ نے اب تک اپنی زندگی میں کتنے کٹورے پانی پیے اور خارج کیے؟ خلیفہ رونے لگے۔''

وقت کے کیسے کیسے قدردان گزرے ہیں، ایک بزرگ ستو پھانک رہے تھے، کسی نے پوچھا: ''یہ خشک ہی پھانک رہے ہو؟ فرمایا: میں نے روٹی چبانے اور ستو پھانکنے کا جب حساب لگایا تو چبانے میں اتنا وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے کہ اس میں آدمی ستر مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکتا ہے، اس لئے میں نے چالیس سال سے روٹی کھانا چھوڑ دی، ستو پھانک کر گزارا کر لیتا ہوں۔'' انہیں سبحان اللہ کی قیمت کا صحیح اندازہ تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام ہوائی تخت پر تشریف لے جا رہے تھے، جن وانس کے لشکر ساتھ تھے، پرندے سایہ کئے ہوئے تھے، ایک عابد پر گزر ہوا، جس نے آپ کی سلطنت کی تعریف کی کہ سبحان اللہ! کیسی عالیشان سلطنت کے مالک ہیں، ہوا بھی چونکہ تابع تھی یہ بات آپ تک پہنچا دی، آپ نیچے عابد کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ: ''تیرا یہ سبحان اللہ کہنا، میری پوری سلطنت سے زیادہ قیمتی ہے، کیونکہ میری سلطنت تو ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گی جبکہ تیرا سبحان اللہ کہنا، ہمیشہ باقی رہے گا۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی شب معراج کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں پیغام بھجوا چکے ہیں کہ جنت کی مٹی نہایت عمدہ پاکیزہ اور پانی بہترین ہے لیکن وہ چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے (درخت) سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہیں (جتنے جس کا دل چاہے درخت لگا لے) یعنی ہم ہر سیکنڈ میں اپنی جنت جہاں ہمیں ہمیشہ رہنا ہے سنوار سکتے ہیں اور یہ کام ہم چلتے پھرتے، اپنے کام کے مقام پر بھی باآسانی کر سکتے ہیں، مگر ہم ہیں کہ اپنی دنیا سنوارنے میں لگے رہتے ہیں جسے یقینی طور پر ایک دن چھوڑ کر جانا ہے۔

چنانچہ عقلمند آدمی وہ ہے جو اپنے اوقات کو نظام

الاوقات کے تحت مقید کرے ورنہ خواہشات، آرزوؤں اور منصوبوں کی تکمیل کے لئے تو وقت ہمیشہ ناکافی ثابت ہوتا ہے، خوشی اور مسرت کے لمحات میں یا انتہائی تیزی سے گزر جاتا ہے، آج بنگلہ ہے، گاڑیاں ہیں، نوکر چاکر ہیں، کارخانے فیکٹریاں ہیں، صحت و عافیت ہے، کل دو گز قبر میں جاتا ہے، سب کچھ دنیا ہی میں چھوڑ جانا ہے اور حساب کتاب اکیلے ہی دینا ہے، موت کے وقت سوچتا ہے کہ یہ خوش عیشی کا وقت کتنا مختصر تھا، کتنی جلدی گزر گیا، یعنی جسے ساری زندگی نظر انداز کیا آج اسی کے ضائع ہونے پر پچھتا رہا ہے۔

اب جو بھی وقت ہے ہمیں اسے قیمتی بنانا چاہئے۔ اس ناچیز کی رائے میں مندرجہ ذیل اعمال ہمارے حق میں تریاق ثابت ہو سکتے ہیں:

دو رکعت نماز پڑھ کر اور دو آنسو گرا کر اللہ تعالیٰ سے اپنے وقت کے ضائع بلکہ برباد کرنے پر ہمیں بچی توبہ کرنا چاہئے، انشاء اللہ ہمیں اسی طرح پاک صاف کر دیا جائے گا جیسے ماں اپنے غلاظت میں لتھڑے ہوئے بچے کو نہلا دھلا کر صاف ستھرا کر دیتی ہے۔

صدق دل سے اپنی کم مائیگی بلکہ جہل کا اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا چاہئے انشاء اللہ ہمیں اسی طرح سیدھے راستے پر چلایا جائے گا جیسے ماں اپنے نونہال کو چلنا سکھاتی ہے جب بھی وہ گرنے لگتا ہے تو تھام لیتی ہے، ہم تو ستر ماؤں سے زیادہ محبت اور شفقت کرنے والی ذات سے مدد مانگ رہے ہیں جو نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی بندہ بھی جہنم کا ایندھن بنے۔

کسی صاحب نسبت اللہ والے سے تعلق جوڑیں، ان کا کہنا مانیں، ان کے مشورہ سے اپنے نظام الاوقات ترتیب دیں اور اس پر کاربند رہیں کہ یہ ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑنے میں بے حد مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ ☆......☆

مکتوب نیویارک

باطل فتنوں کی یلغار

بخدمت محترم مکرم حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلال پوری مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج سامی بخیر، بندۂ ناچیز بھی فی الجملہ بخیریت ہے، اولاً دعا گو و طالب دعا ہے۔ یہاں اردو ہفت روزہ اخباروں میں دجالی فتنہ قادیانیت کی طرف سے اس کے موجودہ ملعون خلیفہ مسرور اور اس کے بانی دجال لعین کی تصویروں کے ساتھ پورے پیج کے اشتہارات چھپے ہیں جس میں انہوں نے روایتی دجل و تلبیس سے کام لیا ہے۔ ان اخبارات کے ورق بھیج رہا ہوں، شاید تبلیغ ختم نبوت کے سلسلہ میں کسی موڑ پر کام آ جائیں۔

محترم آج کل فتنے بہت اٹھ رہے ہیں، پاکستان، انڈیا بلکہ پوری دنیا میں خصوصاً اسلامی ممالک ان کی لپیٹ میں ہیں، باطل فتنے اس کوشش میں ہیں کہ مسلمان برائے نام مسلمان رہ جائیں، اسلام کا نام باقی رہے، روح کو ختم کر دیا جائے: ''رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی'' کا مصداق بن جائیں، ترکی ہمارے سامنے ہے، ترکی کا آئیڈیا غیر مشرف بااسلام نے پیش کیا، جس کی وہ اپنے تئیں بنیاد رکھ چکا ہے۔ (خرب اللہ بنیادہٗ آمین)۔

اسی طرح تصوف کے نام پر بھی فتنے سر اٹھا رہے ہے، امراض باطنیہ و روحانیہ کے ازالہ کی بجائے گروپ پیدا ہو رہے ہیں، ان کو خاص طرز کا لباس اور یونیفارم اور بڑے بڑے پگڑ دیئے جا رہے ہیں، مگر لاشعوری طور پر، مثلاً اس گروپ کا سربراہ اور نام نہاد پیر ایک خاص طرز کا لباس استعمال کرے گا، تو اس کے حلقہ ارادت میں شامل ہونے والا بھی اسی طرز کو اپنائے گا، جس سے ایک امتیازی حالت پیدا اور نمایاں ہوتی ہے اور خواہ مخواہ انگلی اٹھتی ہے کہ وہ فلاں حلقہ اور گروپ کا شخص آ رہا ہے۔ یہ بھی ایک شہرت کا طریق ہے، جبکہ تصوف اپنے آپ کو گمنام کرنے اور مٹانے کو چاہتا ہے۔ اسی طرح حسد، بغض، ریا، تکبر، کینہ وغیرہ امراض کے ازالہ کی بجائے ان کو پالا پوسا جاتا ہے، حب جاہ، حب شہرت مارکیٹنگ ان کا شیوہ ہوتا ہے، ان کی اس حالت زار کو دیکھ کر ان کے حلقہ سے نکلنے والا، ان کی عداوت، حسد اور بغض کا شکار ہو جاتا ہے، بات چیت اور سلام و کلام تک منقطع کر دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اس نہج پر غیر دیوبندی یا نام نہاد دیوبندی، دیوبندیوں کو بدنام کرنے کی غرض سے بھی کچھ حلقے اور شیخ بھی پیدا ہو رہے ہیں، ان کا مطالعہ کر کے ان کا تعاقب کیجئے! ہمارا شیوہ تو ہے ہی حق کو واضح کرنا، خیر میرا ایک ناقص مشورہ ہے، آپ مجھ سے زیادہ حالات کو جانتے ہیں۔ میں نے اتنا لمبا چوڑا خط لکھ دیا، آپ کا وقت ضائع کیا، معاف کرنا۔

والسلام

محمد عبدالرحمٰن شاہ غفرلہ

حال مسافر بے وطن مقیم نیویارک امریکا

مولانا محمد خالد ندوی

قادیانیت اور ہماری ذمہ داریاں

قادیانیت حقیقت میں ختمی مرتبت سرور انبیاء فخر دو عالم سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے خلاف ایک منصوبہ بند سازش اور بغاوت ہے، اس کا مقصد رسالت محمدی کے اثرات کو زائل کرنا اور مغرب کی کاسہ لیسی کے ساتھ مغرب کی غلامی کو مسلم معاشرے میں قوت بہم پہنچانا تھا۔

قادیانیت ایک ناسور ہے جو مسلم عقائد کی بیخ کنی کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ مسلم سماج میں عام کیا گیا، جس کا اصل مقصد مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو ختم کرنا اور اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کرنا تھا۔

قادیانیت اگر اپنے روح اور مظہر میں ایک فرقہ، طائفہ اور مذہبی گروپ میں سامنے آتی تو ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا، لیکن اس کا ظہور اسلام کے نام پر اسلام کو سبوتاژ کرنے کے لئے ہوا، اس لئے مسلم سماج کو اس کے تعلق سے بیدار رہنے اور بیدار کرنے کی ضرورت پیش آئی، ورنہ ہندوستان میں بہت سے مذہبی گروپ پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنی الگ ایک شناخت قائم کی اور اس کی ترویج واشاعت میں وہ کوشاں رہے، مسلمانوں نے ان سے کبھی محاذ آرائی نہیں کی، انگریزوں نے سیاسی افق پر جس طرح کامیابی حاصل کی، انیسویں صدی میں مذہبی خصوصاً اسلامی رنگ کو بھی تہہ وبالا کرنے کی کوشش کی، اس کے لئے خاص طور سے قادیانیت اور بہائیت کو فروغ دینے کا اہتمام کیا گیا، لیکن بہائیت نے اول دن ہی سے اسلام سے اپنا رشتہ الگ رکھا، وہ اپنے آپ کو مسلم کے بجائے بہائی کہتے ہیں، لہٰذا ان کی سرگرمیوں کا محور وہ نہیں ہے جو قادیانیوں کا ہے۔

قادیانیت دبے پاؤں اسلامی عقائد کو سبوتاژ کرتے ہوئے بزعم خویش اسلام کا ایک جدید ایڈیشن ایک خود ساختہ نبی کی قیادت ورہنمائی میں پیش کرتی ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ ہم ہی اصل اسلام کے حامل ہیں اور حقیقی مسلمان ہیں، نبوت کا امتداد جاری ہے، وحی الٰہی کا سلسلہ قائم ہے اور نبوت کا سلسلہ ابھی موقوف نہیں ہوا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتداً نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، جب کہ سارے انبیاء علیہم السلام نے اپنی رسالت ونبوت کا اعلان بتدریج نہیں کیا بلکہ نبوت ملنے کے بعد یکبارگی کیا جس سے مخالفین کو یہ موقع نہیں تھا کہ وہ کہہ سکیں کہ یہ نبوت کسی سوچی سمجھی اسکیم کے تحت عمل میں آئی ہے، لیکن غلام احمد قادیانی کے یہاں نبوت بتدریج آئی ہے، اس نے پہلے محدث، مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، پھر مہدی مسیح موعود بن بیٹھا، بعد ازاں ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کیا، اس کے بعد بروزی نبی اور بروزی طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہونے کا دعویدار بن بیٹھا، اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء اور ختم مرسلین ہیں کی اہانت اس نے کی، یہی وجہ ہے کہ مسلمان قادیانیت کے خلاف ہیں، اسلام کے خلاف اسے بغاوت پر محمول کرتے ہیں، اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ، فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الاموضع تلک اللبنۃ، ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''میری مثال اور انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک محل کہ اسے خوبصورت بنایا گیا ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی گئی ہو، دیکھنے والے اسے دیکھیں اور اس کی خوبصورتی وسجاوٹ کی تعریف کریں، ماسوائے اس جگہ کے جس میں ایک اینٹ لگنا باقی ہے، بس میرے ذریعہ اس جگہ کو پُر کردیا گیا، اب اس محل میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی، میرے ساتھ مکمل کردی گئی اور رسولوں کی بعثت کا سلسلہ موقوف ہوگیا، دوسری روایت میں فرمایا: اس محل کی آخری اینٹ میں ہی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔''

''انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم'' (ابن ماجہ)

ترجمہ: ''میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے:

"میری امت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے، جو نبوت اور رسالت کا دعویٰ کریں گے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

اس حدیث کی روشنی میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ ملحد، زندیق، کافر اور خارج از اسلام تو ہوسکتا ہے، مسلمان نہیں قرار دیا جاسکتا، جو اس کے پیروکار ہوں گے وہ دجال کے پیروکار اور جھوٹی شریعت کے دعویدار تو ہوسکتے ہیں لیکن مسلمان نہیں ہوسکتے۔

اخبار الفضل قادیان ۲۶/ستمبر ۱۹۱۷ء میں مسلمانوں کے نام ایک اپیل شائع کی، جس سے قادیانیوں کے معتقدات اور ان کے عندیہ کا بخوبی پتا چلتا ہے، وہ کہتا ہے: اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آؤ جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے، اس کے طفیل اجر، بر اور تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں، اس کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے، وہ غلام اصلاً وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے ۱۳/سو برس پہلے رحمت للعالمین بن کر آیا تھا نعوذ باللہ من ذالک۔

مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا بشیر احمد جو باپ کے بعد قادیانیت کا سربراہ ہوا، وہ کہتا ہے:

"غرضیکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا، جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی وہ نبی تھا، جسے خود اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں "یا ایھا النبی" کے الفاظ سے پکارا۔"

(الفضل قادیان، ج ۱۴، ص:۱۱۴)

ضمیمہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۸۷ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے خود ہی لکھا ہے کہ: "و آتانی مالم یوت احد من العالمین" کہ مجھے وہ چیز دی گئی ہے جو دنیا و آخرت میں کسی شخص کو بھی نہیں دی گئی۔

اس لئے مرزائیوں اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد نہ صرف نبی ہے بلکہ تمام انبیاء و رسل بشمول سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل و اعلیٰ ہے۔

قادیانی صرف یہی عقیدہ نہیں رکھتے کہ جبریل امین مرزا غلام احمد قادیانی پر نازل ہوتے تھے بلکہ ان کا نظریہ یہ بھی ہے کہ وہ وحی یا کلام ربانی لے کر نازل ہوتے تھے، بالکل اسی طرح کی وحی اور اسی طرح کا کلام جس طرح کا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کرتا تھا، غلام احمد قادیانی پر نازل شدہ وحی کو ماننا بھی اسی طرح ضروری ہے، جس طرح قرآن حکیم کو ماننا ضروری ہے۔

چنانچہ مرزائی قاضی محمد یوسف قادیانی لکھتا ہے:

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) اپنی وحی، اپنی جماعت کو سنانے پر مامور ہیں، جماعت احمدیہ کو اس وحی الٰہی پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے، کیونکہ وحی اللہ اسی غرض سے سنائی جاتی ہے، ورنہ اس کا سنانا اور پہنچانا ہی بے سود اور لغو فعل ہوگا جب کہ اس پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا مقصود بالذات نہ ہو، یہ شان بھی صرف انبیاء کو حاصل ہے کہ ان کی وحی پر ایمان لایا جائے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قرآن شریف میں یہی حکم ملا اور ان ہی الفاظ میں ملا، بس یہ امر بھی آپ (مرزا غلام احمد) کی نبوت کی دلیل ہے۔"

(النبوۃ فی الالہام ص:۲۸، قاضی محمد یوسف قادیانی)

اور خود غلام احمد قادیانی کا دعویٰ یہ ہے کہ:

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن پاک پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (حقیقۃ الوحی، ص:۲۱۱)

نیز یہ بھی دعویٰ ہے:

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توراۃ، انجیل اور قرآن حکیم پر۔"

(تبلیغ رسالت، ج:۶، ص:۶۴)

قادیانیوں کے نزدیک احادیث میں سے

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

صرف وہ قابل قبول ہے۔ جس سے مرزا کے معتقدات پر ضرب نہ پڑتی ہو، خواہ وہ موضوع ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ مرزا محمود لکھتا ہے:

"مسیح موعود (مرزا غلام احمد) سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں، وہ حدیث اور روایت سے معتبر ہیں، کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نہیں سنی ہے، بس یہی حدیث اور مسیح موعود کا قول مخالف نہیں ہوسکتا۔"

(الفضل قادیان، ۲۹/اپریل ۱۹۵۱ء)

مرزائیوں کے خلیفہ ثانی مرزا محمود نے قادیان میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے، یہاں تک کہہ دیا: "پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب کوئی نبی آجائے تو پہلے نبی کا علم بھی اس کے ذریعہ ملتا ہے، یوں اپنے طور پر نہیں مل سکتا اور پھر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کے لئے بمنزلہ سوراخ کے ہوتا ہے، پہلے نبی کے آگے دیوار کھینچ دی جاتی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا سوائے آنے والے نبی کے ذریعہ دیکھنے کے، یہی وجہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود غلام احمد قادیانی نے پیش کیا اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو حضرت مسیح موعود غلام احمد قادیانی کی روشنی میں دکھائی دے، اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بھی اسی ذریعہ سے نظر آئے گا کہ حضرت مسیح موعود غلام احمد قادیانی کی روشنی میں دیکھا جائے۔ اگر کوئی چاہے آپ غلام احمد قادیانی سے علیحدہ ہو کر کچھ دیکھ سکے تو اسے کچھ نظر نہ آئے، اسی صورت میں اگر کوئی قرآن کریم کو بھی دیکھے گا تو وہ اس کے لئے "یهدی من یشاء" "جس کو چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے والا قرآن کریم نہ ہوگا، بلکہ "یضل من یشاء" "جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے والا قرآن کریم ہوگا۔"

مرزا بشیر جو مرزا قادیانی جھوٹے نبی کا بیٹا تھا، اس کی وفات کے بعد وہ خلیفہ ہوا، اس نے یہ لکھا:

"اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور مرزا غلام احمد قادیانی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ: "صار وجودی وجوده" "میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔"

اسی لئے قادیانی شعراء نے جھوٹے نبی کو ختم المرسلین قرار دیتے ہوئے اپنے عقیدہ کی یوں ترجمانی کی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدرالدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعث ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ مرزا بن کے آیا

(اخبار الفضل، قادیان ۲۸/مئی ۱۹۲۸ء)

اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

(اخبار الفضل قادیان ۱۶/اکتوبر ۱۹۲۲ء)

کمالات محمدیہ کا آئینہ دار مرزا غلام احمد:

جب یہ عقیدہ میں شامل ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بعینہٖ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ تمام کمالات محمدیہ کا آئینہ دار بھی مرزا غلام احمد کی ذات ہے، لہٰذا مرزا کے دعوی ملاحظہ فرمائیں:

"جبکہ میں بروزی طور پر محمد رسول اللہ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص:۲۰، روحانی خزائن ص۲۱۲ ج:۱۸)

ایک ہی مرتبہ ایک ہی شان:

"خدائے تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں کوئی دوئی یا مغایرت نہیں رکھتے، بلکہ ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں، گویا لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں۔"

(قادیانی مذہب ص:۲۰۷، ایڈیشن نہم لاہور)

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

ہلال وبدر کی نسبت:

قادیانی عقیدے کے مطابق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی بعثت ہلال کے مانند تھی، جس میں کمال اور روشنی نہیں ہوتی اور دوسری بعثت جو قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں ہوئی اس کی مثال بدر کی ہے، جب چودھویں تاریخ ہوتی ہے تو چاند آسمان پر مکمل ہوتا ہے اور اس کی چاندنی سے دنیا منور ہوجاتی ہے، لہٰذا اس اعتبار سے یہ دوسری بعثت ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل بعثت کہلائے گی، حالانکہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل بنایا، آپ کی بعثت کامل ہوئی اور آپ کے ذریعہ شریعت الٰہیہ کی تکمیل ہوئی اللہ عزوجل نے اس کا یوں اعلان فرمایا:

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا" (سورۃ المائدہ)

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کردیں اور تمہارے دین اسلام سے راضی ہوگیا۔"

لیکن یہ قادیانی اس کے باوجود یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔

"اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پس خدائے تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔" (خطبہ الہامیہ، ص:۱۸۴)

مرزا غلام احمد کا ذہنی ارتقاء:

قادیانی عقیدے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ذہنی ارتقاء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تھا، چنانچہ ملاحظہ ہو:

"حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا اور یہ جزوی فضیلت ہے، جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حاصل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ اس میں قابلیت تھی، اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ان کا پورا ظہور ہوا۔"

(قادیانی مذہب، ص:۲۶۶)

محمد عربیؐ کا کلمہ پڑھنے والا کافر:

مرزا غلام احمد قادیانی کے تعلق سے مندرجہ بالا اقتباسات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ افضل الرسل ہیں، اور نعوذ باللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ شان میں بڑھے ہوئے ہیں، تو یہ ماننا بھی ضروری ہوگا کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔

"اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے، بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر بھی کافر نہیں، کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ، اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔" (کلمۃ الفصل، ص:۱۴۶، ۱۴۷)

"بلکہ ہر ایک شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہو مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا ہو، اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (مرزا غلام احمد قادیانی الہام حقیقۃ الوحی ص:۸۲، مطبوعہ لاہور)

ہماری ذمہ داری:

مذکورہ بالا اقتباسات کی روشنی میں یہ سمجھنا آسان ہوجاتا ہے کہ قادیانی عقائد اسلامی عقائد سے کتنے دور اور مختلف ہیں، ان کا دور کا تعلق بھی اسلام سے قائم نہیں ہوتا، ان کے نزدیک قرآن و حدیث پاک کی صداقت سے پیشتر مرزا غلام احمد قادیانی کو ہمیں سچا ماننا پڑے گا، اور نور نبوت کی ضیاپاش کرنوں سے استفادہ اس کی جھوٹی نبوت کے شراروں کے بغیر ممکن نہیں ہے اور ایسا کسی مسلمان سے توقع کرنا کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ وہ ایسا عقیدہ قبول کرے گا بلکہ اس کے دین و ایمان کا تقاضا ہے کہ اس کی پر زور مخالفت کرے اور اپنی بساط بھر اس فتنہ کی بیخ کنی کی کوشش کرے، ایسی حکمت عملی اپنائی جائے جس سے ان کے زور کو توڑا جاسکے، اگر ہم نے منصوبہ بند کوشش نہیں کی تو ہماری غیر منظم کوششوں سے انہیں فائدہ پہنچے گا اور وہ تو مضبوط ہوتے جائیں گے، اور ہماری قوت اور پیسہ نیز وقت کے ضیاع کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔

☆☆......☆☆

خبروں پر ایک نظر!

چک ۳/۵۸ ٹکڑا میں قادیانیوں کی دیدہ دلیری اور غنڈہ گردی کا نوٹس لیا جائے

توہین رسالت، توہین قرآن اور آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب قادیانیوں کو گرفتار کیا جائے

کمالیہ (نامہ نگار) اڈا کلیرہ تحصیل کمالیہ کے نواحی گاؤں چک ۳/۵۸ ٹکڑا میں قادیانیوں کا غیر قانونی طور پر لاؤڈ اسپیکر پر اذان کہنا، عبادت گاہ کے مینار و محراب بنانے اور کلمہ طیبہ کا توہین آمیز استعمال کرنے پر مسلمانوں میں شدید اشتعال واضطراب پایا جاتا ہے، دینی وسیاسی حلقوں میں گہری تشویش اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سخت احتجاج، انتظامیہ سے تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸-اے، ۲۹۵-بی اور ۲۹۵-سی کے تحت مقدمات درج کرنے اور قادیانیوں کو گرفتار کرنے جیسے مطالبات میں شدت آرہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جماعتی احباب کی معیت میں مذکورہ چک کا دورہ کیا اور قادیانیت کی اشتعال انگیز سرگرمیوں کا بخوبی جائزہ لیا، مذکورہ گاؤں میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مولانا عبدالحکیم نعمانی نے مورخہ ۱۱/ جولائی کو جامعہ فاروقیہ کمالیہ میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع میں عوام الناس کو موجودہ صورت حال سے آگاہ کیا اور انتظامیہ کو شدید احتجاج ریکارڈ کرایا، جمعہ کی نماز کے فوری بعد اس حساس مسئلہ پر پیدا ہونے والی تمام صورتحال پر غور وخوض کرنے اور لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے بلائے گئے مشاورتی اجلاس میں شرکت کی۔ اجلاس میں کمالیہ کے ممتاز علماء کرام، دینی عمائدین، مذہبی جماعتوں کے زعماء اور مقتدر سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے اجلاس میں بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ گاؤں قادیانی اکثریتی آبادی پر مشتمل ہے، وہاں پر مسلمانوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے، قادیانیوں کی دو بڑی عبادت گاہیں مساجد کی شکل وشباہت پر تعمیر شدہ ہیں اور مزید ایک بڑی عبادت گاہ کی تعمیر کے لئے دو کنال کی اراضی مختص اور وقف ہوچکی ہے، ان عبادت

کوٹری میں قادیانی اشتعال انگیزی اور عبادت گاہ تعمیر کرنے کی کوشش

کوٹری (پ ر) نیو لیبر کالونی سائٹ ایریا صنعتی علاقہ ہونے کی وجہ سے اندرون سندھ اور پنجاب سے آنے والے بہت سارے لوگوں کے روزگار کا سبب بنتا ہے، اس علاقہ کو بھی قادیانی، گوہر شاہی اور دیگر فتنوں نے اپنی آماجگاہ کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کی ہوئی ہے، ملوں میں کام کرنے والے ہزاروں ملازمین کی رہائش کے لئے سندھ ورکرز ویلفیئر بورڈ نے لیبر کالونی کے نام سے فلیٹ تیار کئے اور ملوں میں کام کرنے والے ملازمین کو الاٹ کئے، اس لیبر کالونی میں کچھ قادیانی گھرانے بھی ملوں میں کام کرنے کی وجہ سے آباد ہوگئے اور انہوں نے اس علاقہ کو ناصریہ اسٹیٹ بنانے کی کوششیں شروع کردیں۔ قادیانیوں نے اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ واشاعت کے لئے رہائشی علاقہ میں قادیانی مرکز بطور عبادت گاہ تعمیر کرنے کی کوشش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے مبلغ مولانا نذر عثمانی، حاجی محمد زمان خان، امیر مجلس جام شورو، مولانا محمد عارف خطیب بسم اللہ مسجد، مولانا آفتاب احمد نقشبندی، قاضی محمد ریاض، زرین بنگش، قیوم شاہ، مولانا عبدالغفور مدنی، مولانا بشیر احمد تونسوی، مفتی محمد عمر اور دیگر علماء کرام کی قیادت میں ناظم ضلع جام شورو ملک اسد سکندر ڈی پی او، اور ڈی سی او سے ملاقاتیں کرکے قادیانیت کی گمراہ کن تبلیغی سرگرمیوں اور تخریبی ہتھکنڈوں سے آگاہ کیا۔ مقامی انتظامیہ نے قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کا نوٹس لیتے ہوئے قادیانی مرکز کے تعمیری کام کو رکوادیا، قادیانیوں نے بعدازاں اسی مرکز کی تعمیر کے لئے میٹریل منگوایا جس سے مزید اشتعال پھیلا۔ قادیانیوں کے اس عمل کے خلاف مقامی مساجد سے ایک پُرامن احتجاج جلوس نکالا گیا جس پر قادیانیوں کے گھروں سے شدید فائرنگ کی گئی علاقہ کے عوام اس بلاجواز اور اشتعال انگیز فائرنگ پر سراپا احتجاج بن گئے جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور مقامی انتظامیہ نے قابو پالیا۔ قادیانیوں کی اس فائرنگ کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج ہوا جس پر ۵ قادیانیوں گرفتار ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سندھ ورکرز ویلفیئر بورڈ کے افسران کو قادیانیوں کے ان پلاٹوں کی الاٹمنٹ منسوخ کرنے کی درخواستیں بھی روانہ کی ہیں۔

گاہوں میں قرآن مجید کے سینکڑوں نسخے، انکار ختم نبوت پر مشتمل کتابچے، مرزا قادیانی کے تحریر شدہ رسائل، دو عدد ڈش انٹینا کی موجودگی اور عبادت گاہ پر لاؤڈ اسپیکر نصب کیا ہوا ہے، جسے وہ اذان، جمعہ کی تقریر اور تبلیغی اجتماعات کے لئے استعمال کرتے ہیں، وہاں چک کی نمبرداری کا پھندہ بھی قادیانیوں کے گلے میں ہے، زمیندار اور جاگیرداری اثر و رسوخ اور غیر قانونی اسلحہ کے زور پر مسلمانوں کو غلامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا ہوا ہے، اس طرح کے اقدامات اسرائیلی طرز نظام کی عکاسی کرتے ہیں، ان وجوہ کی بناء پر سرکاری اسکول قادیانی ٹیچروں کے نرغے میں آنے کی وجہ سے قادیانیت کی آماجگاہ بنا ہوا ہے، وہاں کے طالب علموں کو عصری علوم سے روشناس کرانے کی بجائے مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد تسلیم کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے، مولانا نعمانی کی پیش کردہ اجمالی رپورٹ سامنے آجانے کے بعد اجلاس میں شریک تمام حاضرین نے مذکورہ گاؤں میں فتنہ قادیانیت کی عمومی صورت حال کو باقاعدہ مانیٹر کرنے اور ورکنگ کمیٹی کو متحرک کرنے پر اتفاق کیا، اجلاس میں شرپسند قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کرنے کے مطالبے کا بھی اعادہ کیا گیا۔

۱۱/ جولائی بعد از نماز مغرب مولانا عمر فاروق کی میزبانی میں بلائی گئی، پریس کانفرنس میں شرکت کی، صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ ہمارا مقامی انتظامیہ سے مطالبہ ہے کہ چک ۳/۵۸ ٹکڑا میں مرزائیوں کی اشتعال انگیز، فتنہ انگیز، شرانگیز، توہین آمیز اور غیر آئینی سرگرمیوں کا روکا جائے، توہین رسالت، توہین قرآن اور آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب قادیانیوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے، سرکاری اسکول میں بلاتاخیر مسلمان اساتذہ کا عملہ تعینات کیا جائے اور مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرنے پر قادیانی ٹیچروں کے خلاف مقدمات درج کیے جائیں، قابل غور امر یہ ہے کہ جب صحافیوں کو مذکورہ صورت حال سے آگاہ کیا گیا تو وہ بھی اس طرح کے حالات و واقعات سن کر حالت تعجب میں دم بخود رہ گئے اور وہ یہ بات کہنے پر مجبور ہوگئے کہ قادیانیوں نے مذکورہ چک میں حکومتی رٹ چیلنج کر رکھی ہے، جب کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے بے بسی اور بے کسی کے عالم میں خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں، عشاء کی نماز کے بعد کمالیہ شہر کی قدیم و عظیم دینی درسگاہ جامعہ عربیہ نعمانیہ میں منعقدہ ختم صحیح بخاری کی پروقار تقریب سعید سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر انتظامیہ نے چک ۳/۵۸ ٹکڑا کے رہائشی اور قانون کو ہاتھ میں لینے والے انتہا پسند قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج نہ کیے گئے اور انہیں گرفتار کرکے عدالتی کٹہرے میں نہ لایا گیا تو ہولناک کشیدگی جنم لے گی اور اس حساس مسئلہ پر پیدا ہونے والی تمام تر صورت حال کی ذمہ داری مقامی پولیس اور شرپسند قادیانیوں پر عائد ہوگی۔

قادیانیت، اسلام کے متوازی اور باطل پرستوں کا ٹولہ ہے: حضرت مولانا ارشد مدنی کا تربیتی نشست سے خطاب

کراچی (پ ر) فتنہ قادیانیت اس دور کا عظیم فتنہ، اسلام کے متوازی اور باطل پرستوں کا ایک ٹولہ ہے جسے دنیا بھر کے باطل پرستوں کی اعانت و آشیر باد حاصل ہے۔ ان خیالات کا اظہار شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے فرزند ارجمند اور جانشین، دارالعلوم دیوبند (انڈیا) کے استاذ حدیث حضرت مولانا ارشد مدنی مدظلہ نے تحفظ ناموس رسالت تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کیا، جس کا اہتمام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی اور تعاقب کے لئے علمائے دیوبند کی مساعی جمیلہ اظہر من الشمس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سنگین فتنہ کی بیخ کنی کے لئے علمائے دیوبند کا انتخاب فرمایا۔ حضرت مولانا نے کہا کہ ان علاقوں میں جہاں جہالت اور غربت و افلاس نے اپنے ڈیرے جمائے ہوں وہاں قادیانیوں کو اپنی گھناؤنی سازشیں اور ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھنے میں بڑی سہولت ہوتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مسلمان گلی گلی، کوچہ کوچہ اور شہر شہر اس فتنہ قادیانیت کے تعاقب سے کوتاہی نہیں کرتے۔ علماء، طلباء اور کارکنوں کی کثیر تعداد سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو قیامت تک آنے والے فتنوں اور دجالوں، کذابوں سے آگاہ فرمایا مگر پورا ذخیرہ احادیث گواہ ہے کہ کسی نئے نبی کے آنے کی خبر نہیں دی گئی، کیونکہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، انہوں نے تمام مسلمانوں پر زور دیا کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے سب متحد ہو کر کام کریں اور فتنہ قادیانیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ نے معزز مہمان کی تشریف آوری اور علماء و طلباء اور کارکنان ختم نبوت سے خطاب پر پرزور الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔

متعصب قادیانی وسیم احمد کو CCPO کراچی کے عہدے سے برطرف کیا جائے:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر میں علمائے کرام کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا، جس میں حکومت کی قادیانیت نوازی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ ایک متعصب قادیانی وسیم احمد کو CCPO کراچی کی حیثیت سے مسلمانوں پر مسلط کرنے کی بجائے کسی مسلمان افسر کو اس عہدہ پر مقرر کیا جائے۔ علمائے کرام نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں۔ پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ اور مار آستین ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور گھناؤنی سازشوں پر غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت وقت سے پُر زور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ آئین پاکستان کا پابند کیا جائے ورنہ تمام مسلمان متحد ہوکر ان کے خلاف تحریک چلائیں گے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اجلاس میں حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا مفتی عبدالقیوم دین پوری، مولانا محمد شعیب، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا طلحہ رحمانی، مولانا محمد طیب لدھیانوی، رانا محمد انور، سید انوار الحسن، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، قاری عبدالعزیز، وارث علی اور دیگر علماء کرام نے بھی شرکت کی۔

23ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کیلئے مولانا سعید احمد جلال پوری کی برطانیہ روانگی

کراچی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے زیر اہتمام 20 جولائی کو برمنگھم میں 23 ویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے، جس میں شرکت کی غرض سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری اور جناب محمد وسیم غزالی آج لندن روانہ ہوگئے۔ حسب سابق امسال بھی امریکا، برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک کے مسلمان اس کانفرنس میں شریک ہوں گے اور نبی آخرالزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت ومحبت اور دلی وابستگی کا ثبوت دیں گے۔ توقع ہے کہ یہ کانفرنس یورپ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ثابت ہوگی۔

ضروری اعلان بابت ''نفیس نمبر''

ماہنامہ ''**الحسن**'' حضرت مولانا سید نفیس الحسینی نور اللہ مرقدہٗ کی شخصیت کے حوالے سے ان کی علمی، مذہبی، روحانی اور ملی خدمات پر مبنی ایک ضخیم نمبر پر مشتمل خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے، اس مصروفیت کی وجہ سے ماہنامہ ''**الحسن**'' اپنی اگست کی باقاعدہ اشاعت کا اہتمام نہیں کر سکے گا۔ قارئین نوٹ فرمالیں کہ اب انہیں ماہنامہ ''**الحسن**'' کا ریگولر مجلہ ان شاء اللہ العزیز ماہ ستمبر ۲۰۰۸ء میں مل پائے گا۔ خصوصی اشاعت کی خریداری کے لئے پیشگی ادائیگی (مبلغ چار صد روپے) پر ایک سال کے لئے **''الحسن'' اعزازی جاری کیا جائے گا۔** مزید معلومات کے لئے دفتر ''**الحسن**'' جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد، لاہور یا پھر حضرت مولانا محمد اکرم کاشمیری صاحب مدظلہٗ فون نمبر (042) 7577973 اور مولانا شاہد اقبال صاحب فون نمبر (0301-4945470) سے استفسار کیا جاسکتا ہے۔

منیجر ماہنامہ ''الحسن'' جامعہ اشرفیہ، لاہور

کیا آپ کو کسی اہم اسلامی، دینی اور اصلاحی موضوع سے متعلق مختلف کتابوں کی تلاش ہے؟

اگر ہے تو پڑھیے: **کُتب نُما**

تالیف۔ ابن الحسن عباسی

ترتیب

مولانا اختر علی — مولانا محمد نذیر

گزشتہ دہائی میں اسلامی موضوعات پر شائع ہونے والی ساڑھے پانچ سو سے زیادہ اہم کتابوں اور رسائل کا تعارف وتبصرہ!...... جو جامعہ فاروقیہ کراچی کے ترجمان ماہنامہ الفاروق اردو میں شائع ہوتا رہا...... جس میں مندرجہ ذیل تیرہ موضوعات سے متعلق نئی کتابوں اور جدید مطبوعات کا تعارف اور ان کی خصوصیات کا ذکر آ گیا ہے۔

- ......قرآنیات (قرآن کریم کی تفسیر اور علوم قرآنیہ سے متعلق کتابوں کا تعارف)
- ......حدیث اور متعلقات حدیث، ادعیہ واذکار (دعاؤں اور وظائف سے متعلق کتابوں کا تعارف)
- ......اصلاحیات (اصلاح وتزکیہ اور دعوت وتبلیغ سے متعلق کتابوں کا تعارف)
- ......مکتوبات وملفوظات (بزرگوں کے خطوط اور ملفوظات سے متعلق کتابوں کا ذکر)
- ......سوانح وواقعات، خطبات وبیانات، رسائل ومجلات، عقاید اور فرق باطلہ، فقہ اور فتاوی، درسیات (درسی اور نصابی کتابوں اور ان کی شروح کا تعارف) اور متفرقات!
- ......ان میں سے ہر موضوع کی کتابوں کا حروف تہجی کی ترتیب سے تعارف
- ......حضرت مولانا عبید اللہ خالد صاحب (مدیر الفاروق اردو) کے قلم سے اردو تبصرہ نگاری کی تاریخ کے تحقیقی جائزے پر مشتمل، ایک بصیرت افروز معلوماتی مقدمہ

جن قارئین کو ایک موضوع پر مختلف کتابوں کی تلاش رہتی ہے، ان کے لیے بہترین تحفہ اور آسان رہنما

رابطہ

ادارہ الفاروق کراچی فون: 021-4573865 021-4599167 فیکس نمبر: 021-4571525 ای میل: info@farooqia.com

جامعہ فاروقیہ، پوسٹ بکس نمبر 1009، شاہ فیصل ٹاؤن، بلاک نمبر 4، کراچی، پوسٹ کوڈ نمبر 75230

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ

کی قائم کردہ تعلیمی و اصلاحی درسگاہ دارالعلوم یوسفیہ میں

دورۂ تفسیر قرآنِ کریم و ردِّ فِرقِ باطلہ

بطرز: حضرت مولانا حسین علی واں بھچراں رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت درخواستیؒ کے تلمیذ خاص، علمی و فکری جانشین

استاذ العلماء حضرت مولانا **منظور احمد نعمانی** دامت برکاتہم

مدیر مدرسہ احیاء العلوم، ظاہر پیر، تحصیل خان پور، ضلع رحیم یار خان

بتاریخ ۷ شعبان المعظم تا ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

بمطابق 10 اگست تا 19 ستمبر 2008ء

مدرسین کیلئے خصوصی نشست

جس میں صرف و نحو و دیگر فنون کی تدریس کا انداز سکھایا جائیگا۔

اس سعادت عظمیٰ میں اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی شرکت کر سکتے ہیں۔

نوٹ: طالبات اور خواتین کیلئے بھی دورۂ تفسیر میں شرکت کا انتظام کیا گیا ہے۔

خصوصیات

★ قرآنِ کریم سمجھنے کیلئے ضروری قواعد و ضوابط ★ قرآن کریم کے بنیادی اصول ★ ہر سورۃ کا موضوع و خلاصہ، ہر رکوع کا خلاصہ اور اس کا ماخذ ★ شانِ نزول، ربط بین الآیات، مشکلاتِ قرآن ★ سیاستِ انبیاء ★ خلافت اسلامیہ کی حقیقت، فرقِ باطلہ کی تردید اور علماء حق کے مسلکِ اعتدال پر روشنی ڈالی جائے گی۔

الداعی الی الخیر
صاحبزادہ مولانا **محمد طیب لدھیانوی** مدظلہ العالی

بمقام:

دارالعلوم یوسفیہ و جامع مسجد خاتم النبیین

گلشنِ یوسف پوسٹ آفس سوسائٹی سیکٹر 13/A اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی

Phone: 021-4647711 Mobile: 0321-9275680, 0300-9201210

دورۂ تفسیر کے شرکاء موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

REGD. NO. SS-160

فرما گئے یہ ہادی

لانبی بعدی

بمقام جامع مسجد ختم نبوت

مسلم کالونی چناب نگر

سالانہ

ردِّ قادیانیت و عیسائیت کورس

زیر صدارت

مخدوم الشان حضرت اقدس مولانا خواجہ

خان محمد صاحب

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم

(نائب امیر مرکزیہ)

نامور علماء ٭ مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ٭ اِنْشاءَ اللّٰہ

بتاریخ ۶ تا ۲۶ شعبان المعظم مطابق 9 تا 29 اگست ۲۰۰۸ء

- ★ کورس میں شرکت کے لئے کم از کم، درجہ رابعہ، یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- ★ شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب ردقادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- ★ کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- ★ رہائش اور خوراک کا اعلیٰ انتظام ہوتا ہے۔
- ★ کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- ★ اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

پتہ برائے ترسیل درخواست

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4514122

زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ فون 047-6212611